REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۴۳ — شمارہ ۴۷

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- منیر احمد خادم

نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرحِ چندہ

سالانہ ۱۰۰ روپے

بیرونی ممالک:-

بذریعہ ہوائی ڈاک:- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن

بذریعہ بحری ڈاک:- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان — ۱۲۳۵۱۴

۱۹ جمادی الثانی ۱۴۱۵ ہجری — ۲۴ نبوت ۱۳۷۳ ہش — ۲۴ نومبر ۱۹۹۴ء

## اخبارِ احمدیہ

لندن ۲۱ نومبر - (ایم - ٹی - اے) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں اور مہماتِ دینیہ میں مصروف ہیں۔

احبابِ جماعت اپنے جان و دل سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؂

## مباحثہ کوئمبٹور (تامل ناڈو)

جماعتِ احمدیہ اور اہلِ قرآن والحدیث گروہ کے مابین بمقام کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو وفاتِ مسیح ناصری علیہ السلام - اجرائے نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوعات پر مورخہ ۱۹ تا ۲۸ نومبر ۹۴ء مباحثہ ہو رہا ہے۔

پہلے دن کی رپورٹ کے مطابق اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھے ماحول میں مباحثہ شروع ہوا اور جماعتِ احمدیہ کے علماء کرام نے وفاتِ مسیحؑ کے موضوع پر ناقابلِ تردید قرآنی دلائل پیش کئے۔ اس مباحثہ کی نمایاں کامیابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ انشاء اللہ مباحثہ کے اختتام پر اس مباحثہ کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹس جماعتوں کو فراہم کی جاسکیں گی۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

# جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد

## از سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام

"..... اور چونکہ ہر ایک کے لئے بباعث ضعفِ فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بُعدِ مسافت یہ میسّر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اُٹھا کر ملاقات کے لئے آوے کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعالِ شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھیں لہذا قرینِ مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسے کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالےٰ چاہے بشرطِ صحت و فرصت و عدمِ موانع قویّہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوسکیں۔ سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ ۲۷ دسمبر سے ۲۹ دسمبر تک قرار پائے یعنی آج کے دن کے بعد ۳۰ دسمبر ۱۸۹۱ء ہے آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ دسمبر کی تاریخ آجائے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض لِلّٰہ ربّانی باتوں کے سُننے کے لئے دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے۔ اور اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف کے سُنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دُعائیں اور خاص توجّہ ہوگی اور حتّی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی اُن میں بخشے۔"

(آسمانی فیصلہ)

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ نومبر ۱۹۹۴ء بمقام مسجد فضل لندن

# احمدی معاشرے میں غیبت سے لاتعلقی پیدا کریں اور اس کو جہاد کی صورت میں لیں

## اگر جماعت میں غیبت کا قلع قمع ہو جائے تو ہمارا نظام بھی محفوظ ہو گا اور ہمارے معاشرتی تعلقات بھی محفوظ ہو جائیں گے

### از سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد امیر المومنین امام جماعتِ احمدیہ عالمگیر

لنڈن - تشہد و تعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے درجِ ذیل آیتِ کریمہ کی تلاوت فرمائی:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ○ (الحجرات: ۱۳)

پھر فرمایا آج کے خطبے کے لئے میں نے جس آیتِ کریمہ کا عنوان باندھا ہے اس میں بعض اُمور کے علاوہ خصوصیت سے غیبت کے متعلق مسلمانوں کے معاشرے کو متنبہ کیا گیا ہے اور ایسے الفاظ میں متنبہ کیا گیا ہے کہ اگر کوئی انسان اس پیغام کی حقیقت کو سمجھ لے تو غیبت کا تصور بھی اس کے قریب نہ پھٹکے۔ حضور نے مذکورہ آیت کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اندازے لگانے سے اجتناب کیا کرو کیونکہ ان اندازوں میں سے بعض یقیناً گناہ ہیں۔ مُراد یہ ہے کہ ہر ظن گناہ نہیں لیکن ظن کرنے کی عادت خطرناک ہے۔ دوسری بات یہ بیان فرمائی کہ تجسّس بھی نہ کیا کرو۔ ظن کا تعلق تجسّس سے بہت گہرا ہے۔ کیونکہ انسان اپنے بھائی یا بہن میں بدی کی عادت ڈھونڈ رہا ہوتا ہے۔ آگے فرمایا کوئی شخص تم میں سے کسی شخص کی غیبت نہ کرے۔ یعنی اس کی عدم موجودگی میں اس پر تبصرے نہ کیا کرو۔ حضور نے فرمایا جو شخص ظن کی اور تجسّس کی عادت رکھتا ہے وہ اپنے ظن میں گناہ کے قریب پہنچ جاتا ہے۔ کیونکہ انسان عام طور پر تبھی تجسّس کرتا ہے جب کسی سے نفرت ہو۔ غیبت اسی کی کی جاتی ہے جو پسندنہ ہو۔ حضور نے فرمایا کبھی آپ نے دیکھا ہے کہ بچے ماں باپ کی غیبت کر رہے ہوں یا ماں باپ بچوں کی غیبت کر رہے ہوں۔

حضور نے فرمایا غیبت بعض دفعہ ظن اور تجسّس کے بغیر بھی ہوتی ہے۔ ایک شخص کی بدی جو کھل کر سامنے آئی ہے اور تجسّس کے نتیجے میں نہیں اس کو نفرت کی نظر سے دیکھتے ہوئے ہم اس میں دور کرنے کی کوشش کی بجائے اُن لوگوں ایک

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم - اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۴ نبوت ۱۳۷۳ ہش

# ہماری زندگیوں کا ایک اور جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ ہمیں چند دن بعد اپنی زندگیوں کے ایک اور جلسہ سالانہ کے سُننے اور دیکھنے کی توفیق ملے گی۔ انشاء اللہ و باللہ التوفیق۔ اس سال کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ آج سے سو سال قبل ۱۸۹۴ء کے ماہِ رمضان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے غلام امام مہدی علیہ السلام کی عظیم الشان صداقت کو ظاہر کرنے والا سورج چاند گرہن کا عدیم المثال نشان ظاہر ہُوا۔ اور اب پھر سو سال مکمل ہونے پر جماعتِ احمدیہ اس نشان کی سوویں سالگرہ کے موقع پر اس سلسلہ میں سارا سال جلسہ ہائے کسُوف و خسوف کا انعقاد کرتی رہی ہے جشنِ تشکر مناتی رہی ہے۔ اور اب سال کے آخر میں جلسہ سالانہ کے موقع پر بھی اس تعلق میں خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گائے جائیں گے۔ اس اعتبار سے یہ جلسہ بھی ایک خاص تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔

۱۸۹۱ء سے شروع ہونے والا جلسہ سالانہ جو حضرت مسیحِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی نگرانی اور شفقتوں سے شروع ہُوا۔ اور جس میں پہلے پہل صرف ۷۵ا۔ افراد شامل ہوئے۔ آج اس جلسہ کی شاخیں دنیا کے بیسیوں ممالک میں پھیل چکی ہیں۔ اگر ایک طرف یورپ کے ترقی یافتہ ممالک اور امریکہ و کینیڈا میں جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی گہما گہمی دِکھائی پڑتی ہے، تقاریر کی پُر اثر آوازیں سُنائی دیتی ہیں اور مہمانوں کے لئے لنگر خانہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السّلام میں پکنے والے پُر لطف لیکن سادہ کھانوں کی خوشبوئیں محسوس ہوتی ہیں تو دوسری طرف یہی سب کچھ افریقہ و ایشیا کے ممالک میں بھی دکھائی پڑتا ہے۔

سب سے ایمان افروز بات یہ ہے کہ ان دنوں جماعت احمدیہ کو جلسہ سالانہ میں ملنے والی جسمانی غذاؤں کے ساتھ ساتھ برابری کی سطح پر بلکہ اس سے بڑھ کر رُوحانی غذا بھی مل رہی ہے۔ کہیں بھی جلسہ ہو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اس جلسہ کے لئے ایمان افروز خطاب سُنا جا سکتا ہے۔ حضور کے دیدار کئے جا سکتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ان دنوں انگلینڈ اور جرمنی جیسے ممالک حضور انور کی موجودگی کے نتیجہ میں ملنے والی برکات سے بھی فیضیاب ہو رہے ہیں لیکن دُنیا کے بیسیوں ممالک کے محروم احمدیوں کے لئے اپنے جلسہ ہائے سالانہ میں امام وقت کی موجودگی میسّر نہیں تو کم از کم آپ کی روحانی آواز اور آپ کے پیار بھرے خوبصورت چہرے کے دیدار تو میسّر ہیں۔

امیر المؤمنین کے مبارک قدموں کی بڑی برکت ہے۔ حضور انور کے جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۱ء پر تشریف لانے کے بعد سے جماعتِ احمدیہ قادیان بلکہ جماعت احمدیہ بھارت کو عظیم برکات مل رہی ہیں۔ اگر قادیان میں پہلے صرف تین مساجد میں نمازیں ہوتی تھیں تو اب پانچ مساجد میں باقاعدہ باجماعت نمازیں ہو رہی ہیں۔ مسجد ناصر آباد کی توسیع ہو چکی ہے۔ مسجد دار الانوار نہایت خوبصورت رنگ میں دوبارہ تعمیر و مرمت سے آراستہ ہوئی۔ گیسٹ ہاؤسز اور کئی منزلہ عمارتیں تعمیر ہو چکی ہیں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول اور نصرت گرلز سکول کی عمارتیں میں توسیع ہوئی۔ ہندوستان میں ڈیڑھ درجن سے زائد سکول کھولے گئے۔ ہسپتال نئی شکل اختیار کر رہے ہیں۔ قادیان کا احمدیہ ہسپتال جدید آلات سے مزیّن ہو کر دن رات دُکھی انسانیت کی خدمت میں مصروف ہے۔ اور اب سُنئے بڑی بات یہ ہے کہ جب سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم قادیان اور پنجاب کی سرزمین پر پڑے ہیں، یہاں پھر سے امن و آشتی کی بہاریں لوٹ آئی ہیں۔ اس بات کو ہم تو کیا یہاں کے ہندو سکھ بھائی بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اور پھر سے ہر آن حضور کی آمد کے منتظر ہیں۔ علاوہ ان برکات کے تبلیغ و تربیت کے میدان میں جماعتِ احمدیہ بھارت پہلے سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اس کے مقابل پر اگرچہ شر پسند مولویوں کی مخالفت بھی زوروں پر ہے لیکن ہمارا تجربہ ہے کہ گزشتہ سو سال سے ان شر پسندوں اور فتنہ پروروں کی مخالفت جماعت کی تعمیر و ترقی کے لئے کھاد کا کام کرتی ہے۔ ان مخالفتوں سے ڈرتا کون ہے؟ اللہ اپنے سلسلہ کو ترقی پر ترقی عطا فرما رہا ہے۔ ہر سال ہزاروں سعید روحیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شامل ہو رہی ہیں۔ اور یہ سب حضور کی آمد کی برکتوں سے ہے۔

پہلے معلوم ہُوا تھا کہ اس سال حضور انور تشریف لا رہے ہیں۔ لیکن پھر بالآخر یہی سُنا گیا کہ اب پروگرام نہیں ہے۔ یہ ہمارا ایمان ہے کہ خدا رسیدہ لوگوں کا چلنا اور رُکنا ہر دو خدا کے خاص حکم اور منشاء سے ہے۔ الٰہی منشاء یہی ہوگا اور ہم اس پر راضی ہیں۔ لیکن پھر بھی اب ہم اتنے خوش قسمت ضرور ہیں کہ پیارے آقا قادیان کے جلسہ کے لئے خصوصی خطابات فرماتے ہیں جن سے نہ صرف ہم ہندوستان کے احمدی فیضیاب ہوتے ہیں بلکہ کئی ہزار پاکستانی اور دیگر ممالک کے احمدی بھی جو سردی کے دنوں میں سفر کی صعوبتوں کو برداشت کر کے یہاں تشریف لاتے ہیں، حضور کے ایمان افروز خطابات سے اپنی دید و شنید کی پیاس بجھاتے ہیں۔ اگرچہ جن کو ڈش انٹینا میسّر ہے وہ گھروں میں بھی حضور انور کے خطابات سُن سکتے ہیں لیکن جلسہ میں حاضر ہو کر تمام بھائیوں کا اکٹھے ہو کر اپنے امام کے ارشادات کو سُننا رُوح میں جو گرمی و تازگی پیدا کرتا ہے اور قلوب مومنین میں اس سے جس طرح کی وجدانی کیفیت پیدا ہوتی ہے اس کی مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔

اُمید ہے کہ اس وقت دُور دراز کے ممالک سے اور ہندوستان کے طُول و عرض سے جلسہ سالانہ کے لئے تشریف لانے والے احمدی رختِ سفر باندھ رہے ہوں گے۔ وہ سفر جو خالص اللہ کی رضا کے لئے، اُس کے ذکر کو بلند کرنے کے لئے، آپس میں محبّت و مودّت کے لئے، اور للّٰہی اور ربّانی باتوں کو سُننے کے لئے ہے۔ خدا آنے والوں کو خیریت سے لائے اور تمام تر استفادہ کی توفیق کے بعد بخیریت اُن کی مراجعت ہو۔

جی ہاں! یہ وہی مبارک سفر ہے جس کے متعلق جھُوٹے مُلّاؤں نے یہ مشہور کر رکھا ہے کہ احمدی قادیان میں حج کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ دراصل انہوں نے اپنے زعم میں تو معصوم مُسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے یہ ڈھونگ رچایا ہے۔ لیکن جب ہزاروں معصوم لوگ یہاں آ کر اصل حقیقت دیکھتے ہیں، مہمانوں اور میزبانوں کے نظارے دیکھتے ہیں، ہر طرف السلام علیکم کے خوشبودار تحفے سُنتے ہیں۔ قرآن و حدیث کی رُوحانی شیرینی میں گُندھی ہوئی ربّانی تقاریر اور حضور انور کے خطابات سُنتے ہیں، پنجوقتہ نمازیں ہی نہیں بلکہ نمازِ تہجّد میں بھی احمدیوں کو گریہ و زاری کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو حیرت و استعجاب سے اُن کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جاتی ہیں اور وہ کبھی قادیان اور اس کے پاکیزہ اسلامی ماحول کو دیکھتے ہیں اور کبھی چشمِ تصوّر میں جھُوٹ بولنے والے مُلّاؤں پر لعنتیں بھیجتے ہیں۔ بالآخر اکثر اُن میں سے احمدیت کو قبول کر کے اور بھُولے بھٹکے بھائیوں کو راہِ ہدایت پر لانے کے عزمِ صمیم کے بعد اپنے وطنوں کو روانہ ہوتے ہیں۔

(مُنیر احمد خادم)

## اِعلانِ نکاح

مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۴ء کو مسجد بیت الرحمان واشنگٹن امریکہ میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرّابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزم ڈاکٹر فیروز احمد بڈر ولد مرحوم غلام محمد بڈر صاحب آف ناصر آباد کشمیر حال امریکہ کا نکاح عزیزہ مکرمہ ڈاکٹر عامرہ عباس سلمہا بنت شہید مرحوم عباس بن عبد القادر کے ساتھ اکیس ہزار ڈالر حق مہر پر پڑھا۔ قارئینِ بدر کی خدمت میں اس رشتے کے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اس خوشی کے موقع پر عزیزم ڈاکٹر فیروز احمد بڈر صاحب نے مد اعاناتِ بدر میں مبلغ تین ہزار روپے ادا کئے ہیں۔ (عبد الرحیم ساجد۔ صدر جماعتِ احمدیہ یاڑی پورہ کشمیر)

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰۃُ الْمُسْلِمِ
(ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے)
(منجانب)
یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

طالبانِ دُعا۔۔۔
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶۔ مینگو لین۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹرز:۔
حنیف احمد کامران
حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان
PHONE:- 04524 — 649.

# مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارنامے

از مکرم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان

دیوبندی مولویوں سے ہر سچا مسلمان یہ پوچھنے کا حق رکھتا ہے کہ تاجِ ختم نبوت تو آدمؑ کی پیدائش سے بھی پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سرِ مبارک پر زینت بخش چلا آرہا ہے۔ اور آدمؑ سے لے کر آج تک کسی نبی، ولی، مجدد نے اس کی حفاظت کے لئے مجلس نہیں بنائی۔ پاکستان بننے کے بعد احراری دیوبندیوں کا ایسی مجلس بنا کر سادہ لوح مسلمانوں سے روپیہ بٹور کر فساد پھیلانے کا شرعی جواز کیا ہے؟

برادرانِ اسلام! شاہِ لولاک سرورِ کائنات حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ختم نبوت کا تاج مجھے اُس وقت پہنایا جبکہ آدمؑ کی تخلیق بھی نہیں ہوئی تھی۔ اُمتِ مسلمہ کا ہر چھوٹا بڑا فرد اس پر نہ صرف ایمان رکھتا ہے بلکہ ساتھ یہ بھی دعویٰ کرتا ہے کہ آدمؑ سے لے کر آج تک کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تاجِ ختم نبوت کو چھین سکے اور نہ قیامت تک جنے گی تو لاکھ کیسے اس آسمانی تاجِ ختم نبوت کیلئے کوئی شخص خطرے کا باعث بن سکتا ہے۔

پھر یہ سوچنا پڑتا ہے کہ بعض دیوبندی علماء نے ختم نبوت کے تحفظ کے نام پر جو مجلس بنائی ہوئی ہے اس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟ جب آدمؑ سے لے کر آج تک کوئی خطرہ نہیں تھا تو اب تیرہ سو چالیس سال بعد ایسی ”مجلس تحفظ ختم نبوت“ بنانے کے لئے کیا مجبوری پیش آگئی تھی!

پاکستان کی ”مجلس تحفظ ختم نبوت“ کے کارناموں کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں کیونکہ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت بھی یہاں جو کارنامے سرانجام دے رہی ہے وہ بھی نہایت قابلِ تعریف ہیں۔

برادرانِ اسلام! عملی طور پر اسلام کے لئے مثبت رنگ میں کوشش کرنا بہت مشکل امر ہے۔ مثلاً اسلام کی تبلیغ کرنا۔ غیر مسلموں کو اسلام کے حسن کا گرویدہ بنانا۔ قرآن کریم کی اشاعت اور مختلف زبانوں میں تراجم کو پھیلانا۔ مساجد کی تعمیر اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کے مدلل جواب دینا اور جہادِ کبیر سرانجام دینا کچھ آسان کام نہیں ہے مجلس تحفظ ختم نبوت کی مساعی میں آپ کو ان کارناموں کا کہیں ذکر نہیں ملے گا البتہ ان کو جو غم کھائے جا رہا ہے وہ یہ ہے کہ:۔

⊙ — جماعت احمدیہ کے ذریعہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ (M-T-A) پر روزانہ ۱۲ گھنٹے کی نشریات کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ جس میں قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم، احادیث نبوی اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور مختلف علمی اور دینی مسائل سنائے اور سکھائے جا رہے ہیں۔

⊙ — جماعت احمدیہ پچاس زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کر کے دنیا بھر میں پھیلا رہی ہے۔

⊙ — جماعتِ احمدیہ دنیا بھر میں خدائے واحد کی عبادت کے لئے مساجد تعمیر کر رہی ہے۔

⊙ — جماعتِ احمدیہ ہر جگہ حسب توفیق دکھی انسانوں کی خدمت میں مصروف ہے۔ چنانچہ ایران کے زلزلہ میں، لاتور (عثمان آباد) کے زلزلہ میں اور بمبئی و بھاگلپور کے فرقہ وارانہ فسادات میں نیز سیلاب سے متاثرین کی امداد میں جماعت نے جو گرانقدر خدمت کی ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ پھر خاص طور پر مظلوم مسلمانوں کی خواہ وہ بوسینا کے ہوں یا صومالیہ کے ہوں یا روانڈا کے ہوں جماعت احمدیہ ہر ممکن ان کی خدمت میں مصروف ہے۔

⊙ — جماعت احمدیہ کی ان عظیم الشان اسلامی خدمات کو دیکھ کر سینکڑوں نہیں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں افراد ہر سال جماعت میں داخل ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ سال ۱۶ لاکھ اٹھارہ ہزار سے زائد افراد بیعت کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔

منفی سوچ رکھنے والی مجلس تحفظ ختم نبوت کو صرف یہی غم کھائے جا رہا ہے کہ اس جماعت کو ابھی قائم ہوئے صرف ۱۰۵ برس ہوئے ہیں اور باوجود علماء کی مخالفت اور فتاویٰ تکفیر کے اور باوجود حکومتوں کی مخالفت کے یہ جماعت قادیان سے نکل کر پنجاب میں اور پورے ہندوستان میں کشمیر سے لے کر کنیا کماری تک اور پھر آج تو دنیا کے ۱۴۳ ممالک میں پھیل چکی ہے اور مستحکم ہو چکی ہے۔ اس غم کو غلط کرنے کی غرض سے جگہ بہ جگہ تحفظ ختم نبوت کے نام پر کانفرنسیں منعقد کی جا رہی ہیں۔ اور منہ کی بدبودار پھونکوں سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس چراغ کو بجھانے کی ناکام کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اور آپ کے غلام حضرت امام مہدی علیہ السلام کے مشن کو ناکام کرنے کی مذموم کوششیں کی جا رہی ہیں۔

لیکن پوری ایک صدی کی تاریخ گواہ ہے کہ کون کامیاب ہوا اپنی ان ناپاک کوششوں میں جو آج یہ کامیاب ہو سکتے ہیں! ہاں سادہ لوح مسلمانوں میں اشتعال پھیلا کر وقتی طور پر احمدیوں کیلئے نفرت پیدا کر سکتے ہیں۔ اور کچھ بس نہ چلے تو کرایہ کے آدمیوں کو مقرر کر کے فساد برپا کر سکتے ہیں اور بم مار کر مساجد کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ جیسا کہ برہ پورہ بھاگلپور میں سہ روزہ کانفرنس کے بعد مسجد احمدیہ میں بم مار کر نقصان پہنچایا گیا — لیکن جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی کو وہ کسی صورت میں روک نہیں سکتے ایک ہی طریقہ ہے اُن کے لئے اپنے دلوں کو ٹھنڈا کرنے کا اور وہ یہ ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے آج سے نو سال قبل ۱۹۸۵ء میں یہ چیلنج دیا تھا۔

”اگر جماعت احمدیہ کو مارنا ہے تو دس، سو، یا ہزار آدمیوں کو مارنے سے جماعت نہیں مرے گی۔ ایک آدمی کو زندہ کر کے دکھا دو! ساری جماعت مر جائیگی وہ ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

اتنا لمبا جھگڑا ہو گیا۔ سو سال ہو گئے۔ دنیا کہیں سے کہیں پہنچ گئی اور آج سے سو سال پہلے، اس سے بھی پہلے تمہارے علماء کہتے رہے، تم تباہ حال ہو چکے ہو۔ اسلام کا نام و نشان تم میں باقی نہیں۔ عیسیٰؑ بیٹھے کر کیا رہے ہیں اوپر۔ اُترتے کیوں نہیں! احمدیوں کو مارنے کی بجائے ایک مرے ہوئے کو زندہ کر کے دکھا دو اور میں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے چیلنج دیتا ہوں تمہیں۔ اس بات پر جھگڑا ختم ہو جاتا ہے۔ اگر حضرت عیسیٰؑ کو تم نے زندہ اُتار دیا تو خدا کی قسم میں اور میری ساری جماعت سب سے پہلے بیعت کرے گی۔

میں اس خدا کی عزت و جلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور تمام احمدیوں کی جان ہے کہ اگر واقعتاً عیسیٰؑ زندہ ہے اور ہم جھوٹے ہیں تو ہم سب کو ہلاک کر دے اور نیست و نابود کر دے مگر خدا کی قسم عیسیٰؑ مر چکا ہے اور اسلام زندہ ہے۔“

(تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بر موقع جلسہ سالانہ لندن ۷؍ اپریل ۱۹۸۵ء)

لیکن افسوس ہے دلائل کا جواب دلائل سے دینے کی بجائے تحفظ ختم نبوت کے نام پر جماعت احمدیہ کی مخالفت میں ہزاروں روپے جمع کر کے جگہ جگہ کانفرنسیں کرنا۔ بے بنیاد الزامات و اتہامات عائد کرنا۔ اشتعال انگیز تقریروں اور گالیوں کا طوفان بے تمیزی برپا کر دینا اور اخبارات کو خرید کر زہریلا پراپیگنڈہ کرنا ان کا محبوب مشغلہ بنتا جا رہا ہے۔

چنانچہ اواخر اکتوبر ۱۹۸۶ء میں دیوبند میں ان کی ایک کانفرنس ہوئی تھی۔ سہ روزہ مخالفانہ تقاریر کے اختتام پر ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا تھا کہ ”قادیانی غیر مسلم قرار دیئے جائیں بھارت سرکار سے مطالبہ“ (اخبار پرتاپ دہلی ۸؍ نومبر ۱۹۸۶ء)

کیا اچھا ہوتا اگر ایک ریزولیوشن یہ بھی پاس کیا جاتا کہ بریلویوں نے جو دیوبندیوں پر سخت کفر کے فتوے لگائے ہیں بھارت سرکار اس کو تسلیم

منسوخ کرے؟"

یہ لوگ اتنا بھی نہیں سوچتے کہ دین و مذہب، کا معاملہ انسان اور خدا کے درمیان ہوتا ہے کوئی اسمبلی یا حکومت کسی کے دین و مذہب کے بارہ میں کوئی فیصلہ نہیں دے سکتی۔ یہ نہ صرف خلاف شریع بات ہے بلکہ خلاف عقل بھی ہے۔ اگر یہ امر خلاف شریع اور خلاف عقل نہیں تو اگر ہندوستان کی قومی اسمبلی یہ فیصلہ کرتے کہ ہندوستان کے تمام مسلمان غیر مسلم ہیں کسی کو مسلمان کہلانے یا اذان دینے یا نماز پڑھنے وغیرہ کا حق نہیں تو کیا یہ درست فیصلہ ہوگا اگر درست نہیں اور یقیناً درست نہیں تو پھر کس غرض سے یہ مجلس تحفظ ختم نبوت آئے دن کبھی مدراس میں کبھی بھاگلپور میں کبھی کیرالہ میں کبھی بنگلور میں کانفرنسیں کر کے جماعت احمدیہ کے خلاف رابطۂ عالم اسلامی اور بدنام زمانہ پاکستان اسمبلی کے ۱۹۷۴ء کے فیصلہ اور ۱۹۸۴ء کے رسوائے زمانہ صدارتی آرڈیننس کے حوالے دے دے کر جماعت احمدیہ کے خلاف کفر کے فتوے دیتی چلی آرہی ہے اور ہندوستان کے مسلمانوں کو گمراہ کرتی چلی جارہی ہے۔

حج ملکہ گنج دہلی کے ایک غیر از جماعت دوست سید کاظم علی صاحب نے دیوبند کی ختم نبوت کانفرنس کے حوالہ سے ایک خط لکھا تھا جو ہفت روزہ اخبار "نوٗ" مجریہ ۶ نومبر ۱۹۸۶ء کی اشاعت میں "عوام کی عدالت" کے صفحہ پر شائع ہوا تھا۔ انہوں نے لکھا:۔

"اسعد مدنی صاحب سے متعلق مراسلات پڑھ کر یہ اندازہ ہوا کہ مولانا صاحب موصوف اپنے والد مرحوم کی "مالکہ کی بے ساکھیاں" لگا کر مسلم قوم کا استحصال کر رہے ہیں کبھی "اسلامی فوج" کے نام پر چندہ، کبھی ہندوستان میں ارتداد کا ہوا دکھا کر سعودی حکومت دعوام سے چندہ' ایسی ہی مثالیں ہیں۔ سنا جا رہا ہے کہ اسعد صاحب اکتوبر کے اواخر میں ختم نبوت کانفرنس کرنے والے ہیں......

شاید اس کا مقصد سعودی عربیہ انگلینڈ، پاکستان، بنگلہ دیش، ساؤتھ افریقہ کے مسلمانوں سے "ختم نبوت" جیسے عنوان پر بھاری رقوم سمیٹنا اور نئے محاذ کھول کر راجیہ سبھا تک جانیکی کوشش کرنا ہے۔ ہندوستان کے مسائل میں فسادات غربت و بے روزگاری، تعلیمی پسماندگی شامل ہیں کیا اسعد صاحب بتا سکتے ہیں کہ انہوں نے خیرات کی کرسی پر راجیہ سبھا میں بیٹھ کر ان مسائل کو قابل اعتنا سمجھا ہے۔ ان سے درخواست ہے کہ وہ ہم پر رحم کریں اور اور اس طرح کی سطحی حرکتوں سے باز آئیں گے لیکن ذاتی مفاد پرست کبھی بھی ایسی سطحی حرکتوں سے باز آنے والے نہیں۔

برادرانِ اسلام! تحفظ ختم نبوت کی ایسی نام نہاد کانفرنسوں میں آپ سیرت حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ عنوانات پر کوئی تقاریر نہیں سنیں گے۔ آپ جس قسم کے لیکچر ان کانفرنسوں میں سنیں گے اُس کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔

"امیر شریعت اُڑیسہ مولوی اسمٰعیل صاحب کٹکی بنگلور میں منعقدہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں بہت معمولی آدمی کم پڑھا لکھا ہوں۔ ایک چھوٹی بات ذہن میں آئی ہے کہ اگر کسی کے گھر ناگ سانپ گھس جائے تو وہ گھر والا کیا کرے گا؟ کسی ڈاکٹر کو بلائے گا۔ انجنیئر کو کسی مولانا کو یا سپیرے کو، یقیناً وہ سپیرے کو ہی بلائے گا' اسی طرح مجھے ایک سپیرا ہی سمجھ لیجئے۔ میرے عزیزو اگر ہم اس کا انتظام نہ کریں گے تو یہ ناگ پہلیا دس لے گا ہمارے ایمان کا ناگ مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔"

(بحوالہ روزنامہ سالار بنگلور ۲۷ ستمبر ۱۹۹۴ء صفحہ ۸)

اس پر بجز اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھنے کے اب کیا باقی رہ گیا ہے۔ آج تک جماعت احمدیہ کے علماء انہیں "مولانا" سمجھ کر ان سے مناظرے کرتے رہے ہیں۔ لیکن موصوف بزبان خود کچھ اور ہی نکلے۔ ہم بھی تعجب کرتے تھے کہ یہ "مولانا" ہر مناظرہ میں منہ کی کھا کر مداری کی طرح تماشے کیوں کرتے ہیں، اور ہر شکست کے بعد فتح کا ڈنکا بجاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اور ایسی ڈھٹائی سے جھوٹ بولتے ہیں جس کی مثال نہیں۔ مثلاً آج سے ۲۰ سال قبل دہلی سے شائع ہونے والے شبستان اُردو ڈائجسٹ کے شمارہ اکتوبر ۱۹۷۴ء میں جناب کا ایک مضمون احمدیت کے خلاف شائع ہوا تھا۔ جس کا عنوان تھا "میں نے آٹھ ہزار قادیانیوں کو مسلمان کیا" پھر اس مضمون میں جماعت احمدیہ کے علماء سے متعدد مناظروں کا ذکر کرتے ہوئے، موصوف نے لکھا تھا کہ:۔

"سر ظفر اللہ خان جو اس زمانے میں حکومت ہند کے محکمہ ڈاک و تار کے مشیر یا وزیر تھے سرکاری دوروں میں اپنی تبلیغی جدوجہد بھی جاری رکھتے تھے۔ چونکہ سونگھڑہ اس زمانہ میں قادیانیوں کا اہم تبلیغی مرکز تھا۔ اس لئے ظفر اللہ اکثر وہاں پہنچتے رہتے تھے اور ہر بار اُن سے میرا مناظرہ و مقابلہ ہوتا رہتا تھا۔"

ہم نے بارہا "مولانا" سے گزارش کی تھی کہ براہِ کرم آپ نے جو آٹھ ہزار قادیانیوں کو "مسلمان" بنایا ہے اُس کی فہرست ہمیں دے کر ممنون فرمائیں لیکن ان کا کوئی وجود ہوتا تو فہرست ملتی—!

دوسرے ہم نے ان سے ثبوت طلب کیا تھا کہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کس سن میں سونگھڑہ تشریف لائے تھے اور کب اُن کے ساتھ آپ کا مناظرہ ہُوا تھا۔ صرف ایک ہی واقعہ کا ثبوت دیجئے۔ اگر کوئی ایک بھی ایسا واقعہ ہُوا ہوتا تو ثبوت ملتا۔!! ہم نے ان پر واضح کر دیا تھا کہ جب تک آپ اپنے ان دو جھوٹ کو سچ ثابت نہیں کر دکھاتے' آپ کا جھوٹا ہونا ثابت ہے لیکن آج تک مولانا چُپ سادھے بیٹھے ہیں، اور اب جو "مولانا" نے اپنی حقیقت بیان فرمائی ہے۔ اس کے پیش نظر ان کو معذور ہی سمجھنا چاہیئے، ورنہ آٹھ ہزار قادیانیوں کو انہوں نے کیا "مسلمان" بنانا ہے۔ ان کے اپنے صوبہ اُڑیسہ میں بلکہ خود سونگھڑہ میں اور ان کے مسکن رسول پور کے پڑوس میں جہاں سے یہ دن رات گزرتے ہیں کوسنبھی دھوان ساہی، گوہالی پور، محی الدین پور اور واسکا پور وغیرہ (ان تمام گاؤں کے مجموعہ کا نام سونگھڑہ ہے) میں سینکڑوں احمدی موجود ہیں وہاں تو ان کا کچھ بس نہیں چلتا۔ البتہ بھاری عطایا کی وصولی کے لالچ میں اس عمر میں بھی دوسرے صوبوں میں گھوم پھر کر جھوٹ بولنے اور فساد پھیلانے سے باز نہیں آرہے۔

برادرانِ اسلام! یہ ہے حقیقت مجلس تحفظ ختم نبوت اور اس کے بعض اراکین کی اور ان کے کارہائے نمایاں کی۔ اب آپ خود فیصلہ کریں کہ سو سال سے ان علماء کے وعدوں پر جس خواب غفلت میں پڑے آسمان سے مسیح ابن مریم کے نزول کے انتظار میں بیٹھے ہیں' اس انتظار بے سود میں بیٹھے رہنا ہے یا مسیح محمدیؐ جو خدائی نوشتوں اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عین بشارتوں کے مطابق آچکا ہے اُس کو مان کر اور اس کی جماعت میں داخل ہو کر دین اسلام کی خدمات میں شامل ہو جانا ہے۔ اس مسیح محمدیؐ کی صداقت پر اللہ تعالیٰ نے بے شمار نشانات دکھائے ہیں۔ چنانچہ:۔

● ۱۸۹۴ء کے رمضان المبارک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مقررہ تاریخوں میں سورج اور چاند کو گرہن لگ چکا۔

● ستارہ ذوالسنین بھی ظاہر ہو چکا۔ جاوا میں ایک خوفناک آگ ظاہر ہوئی۔

● طاعون بھی پھوٹی۔ ● حج سے روکے جانے کی پیشگوئی بھی پوری ہوئی

● اونٹ بیکار ہو گئے اور نئی سواریاں نکل آئیں۔

● پہاڑ اُڑائے جا رہے ہیں۔

● دریا پھاڑے جا رہے ہیں۔ مطبع خانوں کی کثرت ہو چکی ہے ● رسائل رسائل کی کثرت ہو گئی اور یاجوج و ماجوج آگ سے کام لینے والی اقوام (روس) و امریکہ کی ترقی بھی دنیا نے دیکھ لی۔ اور صلیبی فتنہ کے غلبہ کا زمانہ بھی آگیا۔ لیکن ان تمام علامات کے ظاہر ہو جانے کے باوجود مجلس تحفظ ختم نبوت والوں کے نزدیک ابھی کچھ بھی نہیں ہوا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کا وقت ابھی نہیں آیا۔ ان سے کوئی پوچھے کہ کیا نعوذ باللہ جب اسلام کا جنازہ نکل جائے گا تب جا کر جنازہ ادا کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ نازل ہوں گے—!!

حقیقت یہ ہے کہ نہ کوئی آسمان پر گیا ورنہ کسی نے آسمان سے اُترنا ہے۔

باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۰ پر)

قسط نمبر (۱)

# حوادث زمانہ یا عذاب الٰہی

از قلم، سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

نوٹ: یہ مضمون حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مقام خلافت پر فائز ہونے سے کئی سال قبل تحریر فرمایا تھا اور یہ رسالہ "الفرقان" میں دو اقساط میں شائع ہوا تھا۔

یہ سوال بڑی دیر سے سینکڑوں بلکہ ہزاروں سال سے انسانی ذھن کو الجھائے ہوئے ہے کہ حادثات طبعی کا کوئی تعلق اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے ہے یا نہیں ؟۔

اس سلسلہ میں دو نظریات ایک دوسرے کے مقابل کھڑے نظر آتے ہیں۔ ایک نظریہ اس امر پر مشتمل ہے کہ دنیا میں جتنے بھی حادثات واقع ہوتے ہیں یا آفات رونما ہوتی ہیں یہ سب قوانین طبعی کے ماتحت خود بخود ظاہر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور انسان کے اعمال، اس کی نیکی اور بدی یا رسولوں کے انکار سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ دوسری طرف قدیم سے تمام قطعہ ارض پر بسنے والے اہل مذاہب کسی نہ کسی رنگ میں یہ مانتے چلے آئے ہیں کہ عذاب اور آفات جب بھی غیر معمولی نوعیت اختیار کر جائیں تو قوانین طبعی کے دائرے سے نکل کر قوانین غیر طبعی کے حلقہ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ ان سب مذاہب میں خدائے واحد و یگانہ کا وہ تصور تو نہیں ملتا جو اسلام نے پیش کیا ہے لیکن اپنے اپنے رنگ میں ان بات پر سب کا اتفاق نظر آتا ہے کہ یہ عذاب اور آفات کسی باشعور ہستی کے فیصلے کے نتیجہ میں رونما ہوتے ہیں۔ خواہ اس کا نام سورج دیوتا بیان کیا جائے یا بادلوں کا خدا یا پہاڑوں کی روح یا سمندروں کی دیوی۔ وہ تمام مذاہب بھی جو خدا تعالیٰ کی مختلف صفات میں بعض خیالی خداؤں کو شریک ٹھہراتے ہیں۔ غیر معمولی آفات سماوی و ارضی کو غیر طبعی قرار دیتے چلے آئے ہیں۔ وہ مذاہب جن میں توحید باری تعالیٰ کا عقیدہ آج تک محفوظ چلا آ رہا ہے ان میں بھی اگرچہ توحید کی تفاصیل میں کچھ نہ کچھ فرق ملتا ہے لیکن اس بات پر وہ بھی متفق ہیں کہ آفات سماوی یا حادثات طبعی ایک واحد خدا کی ناراضگی کا مظہر ہوتے ہیں۔ ان مذاہب میں سر فہرست اسلام ہے اس کے بعد یہودیت اور پھر عیسائیت ہے جو بیک وقت توحید کی بھی دعوے دار ہے اور تثلیث کی بھی۔

یہ ایک دلچسپ معمہ ہے اور آج کی دنیا میں جبکہ انسان طبیعات کے بہت سے گہرے اسرار کا واقف ہو چکا ہے اور ان تمام آفات و مصائب یا حوادث کے تہ بہ تہ عوامل اور محرکات کی گہری تحقیق کر کے بہت سے سربستہ رازوں پر سے پردہ اٹھا چکا ہے، یہ سوال مادہ پرست انسان کے لئے بھی اور اہل مذاہب کے لئے بھی دوہری اہمیت اختیار کر چکا ہے۔ اہل مذاہب کے بارے میں یہ کہنا یقیناً درست ہوگا کہ آج یہ سوال پہلے سے کئی گنا بڑھ کر اہم اور قابل توجہ بن چکا ہے کیونکہ پہلے اہل دنیا جس خیال کو ظاہری مشاہدات کی بناء پر مانتے چلے آ رہے تھے۔ آج ان کے ہاتھ میں صرف ظاہری مشاہدہ کا ہی ہتھیار نہیں بلکہ عالم طبعی کی تہ بہ تہ جستجو کے نتیجہ میں جو حقائق وہ دریافت کر چکے ہیں وہ سب اس طرف اشارہ کرتے نظر آتے ہیں کہ تمام امور قوانین طبعی کا طبعی نتیجہ ہیں اور کسی مافوق البشر ہستی کی دخل اندازی سے ان کا کوئی تعلق نظر نہیں آتا۔ اہل مذاہب اس کے برعکس ابھی تک اسی مقام پر کھڑے نظر آتے ہیں جس پر وہ پہلے تھے۔ اور کوئی ایسی نئی تحریک مذاہب کے ماننے والوں کی طرف سے پیش نہیں کی گئی جو اس موقف کی مزید تائید یا تصدیق کر سکے کہ حوادث زمانہ کا کوئی تعلق کسی مافوق البشر ہستی سے ہے۔

جماعت احمدیہ چونکہ از سر نو بڑے زور اور اصرار کے ساتھ اس نظریئے کو دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے کہ حوادث اور مصائب کی صورت میں جو مظاہر طبعی ہمیں نظر آتے ہیں ان کا تعلق یقیناً اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے ساتھ بھی ہے۔ اس لئے خصوصیت کے ساتھ جماعت احمدیہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ جماعت سے وابستہ محققین اور مبصرین اس مسئلہ کے ہر پہلو کی چھان بین کر کے صرف اس امر کی وضاحت کریں کہ جماعت احمدیہ کے اس نظریہ کا حقیقی مفہوم کیا ہے بلکہ اس نظریہ کی تائید اور تصدیق میں ایسے دلائل بھی پیش کریں جو نئے علوم کی روشنی میں پنپائی ہوئی عقل کو مطمئن کر سکیں۔ آج دنیا کا جو انسان ہمارا مخاطب ہے وہ ہزار دو ہزار یا پانچ ہزار سال کے انسان کی نسبت مادی علم کے میدان میں اتنا آگے نکل چکا ہے کہ محض دعاوی کی تکرار سے اور کسی نظریہ کو بلند آواز سے بیان کرنے کے نتیجہ میں ہرگز تسلی نہیں پا سکتا۔ پس مذہب اور لادینیت کی جنگ میں ایک یہ بھی میدان ہے جو ابھی سر کرنے والا ہے۔ اس وقت تک تو اس معرکے کا جو نتیجہ ظاہر ہوا ہے وہ مذہب کی شکست اور لادینیت کی فتح دکھائی دیتا ہے۔ یہ فتح اس حد تک نمایاں نظر آتی ہے کہ اہل اسلام کا بھی ایک بڑا طبقہ مادی نظریہ طبیعات سے متاثر ہو کر مافوق البشر مداخلت کے عقیدہ سے منحرف ہو چکا ہے۔ اگرچہ غیر معمولی مصائب کے وقت عامۃ الناس کبھی کبھی تو یہ زبان سے پکار اٹھتے ہیں کہ یہ تو عذاب ہے اور چند دن کے لئے جب تک مصیبت ان کو گھیرے رکھے۔ اذانیں دے کر یا استغفار کر کے یا دعائیں مانگ کر اللہ تعالیٰ کی جانب رجوع بھی کرتے ہیں لیکن عملاً ان مظاہر قدرت کو عذاب قرار دینے کے باوجود ان کی زندگی میں کوئی بنیادی فرق نہیں پڑتا۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ ایک عارضی اور فانی خیال کی طرح دل و دماغ سے ایک مسافر کی طرح گزر جاتی ہے۔ مزید بر آں عمومی رنگ میں حوادث کو عذاب الٰہی قرار دینے کے باوجود وہ قرآن کریم کے اس دعویٰ کی طرف پھر بھی توجہ نہیں کرتے کہ ان عذابوں کا تعلق محض بد اعمالیوں سے ہی نہیں بلکہ رسولوں سے انکار سے بھی ہے۔ بلکہ اس حد تک ہے کہ بداعمالیوں کی سزا کے نتیجہ میں بھی یہ عذاب اس وقت تک ظاہر نہیں ہوتے جب تک اللہ تعالیٰ کوئی تنبیہ کرنے والا پیغمبر ان میں نہ بھیج دے اور وہ بروقت متنبہ کر کے دنیا کو نیکیوں کی طرف بلانے کی کوشش نہ کر لے۔

جماعت احمدیہ جو اس نظریئے کی بھی بڑے وثوق سے قائل ہے، روزمرہ اس سلسلہ میں تلخ تجربات کا سامنا کرتی رہتی ہے اور آئے دن احمدیوں کو ایسے دوستوں سے تبادلہ خیالات کا موقعہ ملتا رہتا ہے جو غیر معمولی آفات کو عذاب الٰہی ماننے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس بات کو تسلیم کرنے پر ہرگز آمادہ نہیں ہوتے کہ ان عذابوں کے ظہور سے قبل اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کی اصلاح اور تنبیہ کے لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی نبی بنا کر بھیجا ہے۔ یہی نہیں بلکہ احمدیوں کو اس سلسلہ میں بعض اوقات سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ان پر یہ طعن کیا جاتا ہے کہ ہر مصیبت جو دنیا پر نازل ہوتی ہے تم اسے مرزا غلام احمدؑ کی صداقت کی دلیل کے طور پر پیش کر دیتے ہو۔ یہ کیا تمسخر ہے ؟۔ چلی میں زلزلہ آئے یا چین کی سرزمین لرزش کھا رہی ہو۔ ترکی، اٹلی یا ایران کی عمارتیں تہ و بالا ہو رہی ہوں یا ہزارہ اور مردان کی سرزمین قیامت کا نمونہ دیکھے۔ بارشیں آئیں، خشک سالی ہو، آندھیاں چلیں یا ہوائیں بند ہو جائیں۔ غرضیکہ حوادث قدرت کوئی بھی کروٹ لیں تم لوگ بلا سوچے سمجھے ہر طبعی واقعہ کو مرزا صاحب کی سچائی کی دلیل کے طور پر پیش کرنے لگ جاتے ہو۔ ذرا سوچو یہ کیسا غیر معقول اور مضحکہ خیز طریق ہے جس سے آج کی دنیا میں کوئی بھی متاثر ہونے کے لئے تیار نہیں۔ یہ باتیں سن کر بعض احمدی تو اظہار حسرت کے سوا اور کوئی قدرت نہیں رکھتے، بعض خود اس معاملہ میں متفکر اور متردد ہو جاتے ہیں کہ کہیں واقعۃً یہ محض ہمارا خیال ہی تو نہیں۔ جب سے دنیا بنی ہے آفات و مصائب سے اہل دنیا کا واسطہ پڑتا چلا آ رہا ہے پھر بھی ہم کیسے ان طبعی واقعات کو صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طور پر پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ سوچ کا مسئلہ کسی منزل پر رک نہیں سکتا بلکہ اس خیال کے آتے ہی معاً تصور کی دوسری چھلانگ اس جانب لپکتی ہے کہ قرآن کریم میں کیوں حوادث طبعی کو بڑے اصرار اور تکرار کے ساتھ انبیاء کی صداقت کی دلیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اور کیوں قرآن بکثرت اس مضمون سے بھرا پڑا ہے کہ خدا کے کسی مرسل کے انکار کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک کے بعد دوسری قوم کو ہلاک کیا اور صرف وہی باقی رکھے گئے جو ایمان لانے والے تھے ؟۔ پھر کیوں قرآن کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں بھی بار بار یہی دلیل پیش کرتا ہے ؟۔ اور انسانوں کو تنبیہ کرتا ہے کہ اگر رسولوں کے سردارؐ کا انکار کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے جو سلوک کمتر درجہ کے انبیاء کے منکرین کے ساتھ کیا تھا وہی سلوک بلکہ اس سے بڑھ کر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکرین سے بھی کیا جائے گا۔ اور خدا کا یہی سلوک اس بات کی گواہی دے گا کہ یہ رسول اپنے تمام دعاوی میں سچا تھا۔ پس اس منزل پر تصور کی چھلانگ مسئلے کو احمدیت کے دائرے سے نکال کر وسیع تر اور بلند تر اصولی سوال تک پہنچا دیتی ہے کہ فی ذاتہٖ اس دعوے کی حقیقت کیا ہے ؟ کیا کسی بھی مذہب کے لئے جائز ہے کہ حوادث زمانہ کو عذاب الٰہی قرار دے یا خدا تعالیٰ کے کسی مرسل کے انکار کا نتیجہ بیان کرے ؟۔

اس تمہیدی بیان کے بعد جس سے مسئلہ کی اہمیت خوب اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ جس حد تک ممکن ہو اس کے مختلف پہلوؤں پر کچھ نہ کچھ روشنی ڈالوں اور اپنے دوسرے بھائیوں کو اس بارہ میں مزید فکر و تدبر کی دعوت دوں۔

## احمدیت کا نظریہ

احمدی اپنے نظریہ کی بنیاد کلیۃً قرآن کریم پر رکھتے ہیں اور نظریہ کے ہر پہلو کا استنباط بھی قرآن کریم سے ہی کرتے ہیں۔ اس لئے جب میں احمدی نظریہ کہتا ہوں تو مراد یہ ہے کہ وہ نظریہ جو جماعت احمدیہ کے نزدیک فی الحقیقت اسلامی

نظریہ ہے خواہ اسلام کے دوسرے فرقے اس سے اتفاق کریں یا نہ کریں۔ بہر حال احمدیہ نقطہ نگاہ کے حسب ذیل پہلو خاص طور پر ذہن نشین ہونے چاہئیں ورنہ مادہ پرستوں کے ساتھ تبادلہ خیالات میں کئی پہلوؤں سے معاملہ الجھ سکتا ہے اور ایک احمدی کے لئے مشکلات پیش آ سکتی ہیں۔

(۱) احمدی ہرگز اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ دنیا میں رونما ہونے والے حوادث، مصائب اور زلازل وغیرہ کی طبعی وجوہات موجود ہیں اور یہ تمام امور قانون طبعی کے تابع رونما ہوتے ہیں۔ احمدیوں کے نزدیک مذہب کا خدا بھی وہی خدا ہے جو مادی عالم کا خدا ہے اور جن کو ہم قوانین طبعی قرار دیتے ہیں۔ وہ قوانین طبعی بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے نتیجہ میں اور اس کے مقرر کردہ ضابطوں کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ اگرچہ انسان نے تحقیق و جستجو کے بعد اس سلسلہ میں بہت کچھ دریافت کیا ہے لیکن قوانین طبعی کی جستجو کرنے والے مفکرین اور محققین بلا استثناء اس بات پر متفق نظر آتے ہیں کہ جستجو کا یہ سلسلہ لامتناہی ہے اور اسباب کی کڑیوں میں سے جس قدر بھی ہم دریافت کرتے چلے جائیں کسی کڑی کو بھی پہلی کڑی قرار نہیں دیا جا سکتا بلکہ ہر سبب بذات خود ایک مسبّب کا متقاضی ہے جس کا آگے کوئی سبب ہونا چاہئے۔ جب اس سبب کو تلاش کیا جائے تو اس کا آگے کوئی سبب ڈھونڈنا پڑتا ہے۔ جب اس کو تلاش کر لیا جائے تو اگلے سبب کی طرف رہنمائی کرتا ہوا ایک دروازہ دکھائی دیتا ہے کہ اس کو بھی کھولو اور اس سے اگلے سبب کو تلاش کرو۔ غرضیکہ اسباب کا یہ سلسلہ جہاں تک انسانی عقل کی دسترس کا تعلق ہے لامتناہی ہے۔ پھر کون جانے کہ اصل سبب کون تھا یا کیا ہے اور کہاں پہنچ کر یہ سلسلہ ختم ہو گا؟۔ قرآن کریم پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر چیز کا سبب اول بھی اللہ تعالیٰ کی ہی ذات ہے اور آخری نتیجہ بھی اسی کی ذات کی طرف لے جانے والا ہے۔ وہ اول بھی ہے اور آخر بھی۔ ہر چیز کا سرچشمہ بھی وہی اور ہر چیز کا مرجع بھی وہی ہے۔ ہم مسلمان جو روزمرہ گفتگو میں انا للہ وانا الیہ راجعون کا ورد کرتے ہیں درحقیقت اس میں اسی بنیادی نظریہ کا اقرار اور اعادہ کیا جاتا ہے۔ پس جماعت احمدیہ قوانین طبعی کو قوانین مذہب سے علیحدہ کوئی خود مختار متوازی نظام تصور نہیں کرتی۔ اس لئے یہ تسلیم کر لینے کے باوجود کہ بلاشبہ تمام مادی تغیرات قوانین طبعی کے نتیجہ میں رونما ہوتے ہیں۔ یہ بھی تسلیم کرتی ہے اور ان دونوں اعتقادات میں کوئی تضاد نہیں پاتی کہ تمام قوانین طبعی اللہ تعالیٰ کی قدرت اور مقرر کردہ قوانین کے تابع کام کرتے ہیں اور وہ تمام قوت جو طبعی تبدل و تغیر کے وقت استعمال ہوتی یا خارج ہوتی ہے اس کا سرچشمہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔

(۲) جماعت احمدیہ یہ اعتقاد رکھنے کے باوجود کہ غیر معمولی حوادث اور مصائب اللہ تعالیٰ کی خاص مشیت سے تعلق رکھتے ہیں ہرگز یہ عقیدہ نہیں رکھتی کہ ہر قدرتی حادثہ اور ہر تغیر اور ہر تبدیلی عذاب الٰہی کی آئینہ دار ہوا کرتی ہے۔ عموماً ایک دنیادار مادہ پرست مذہبی نظریہ کو صحیح رنگ میں نہ سمجھنے کے نتیجہ میں معترض بن جاتا ہے اور کسی حد تک اس کے اعتراضات درست بھی ہوتے ہیں۔ اگر انسان اپنی طرف سے کوئی نظریہ بنا کر مذہب کے سر تھوپ دے تو لازماً اس میں تضادات اور نقائص پائے جائیں گے۔ نتیجۃً غیر مذہبی طاقتوں کو موقعہ میسر آ جائے گا کہ اس نظریئے کی خامیاں ظاہر کر کے یہ ثابت کریں کہ جس مذہب نے یہ غلط نظریہ پیش کیا ہے وہ مذہب ہی جھوٹا اور ناقابل اعتماد ہے اور انسانی عقل اس کی رہنمائی کو قبول نہیں کر سکتی۔ یہی مصیبت تھی جس کا احیائے علوم کے زمانہ میں عیسائیت کو سامنا کرنا پڑا اور عیسائی پادری اپنے مذہب کی طرف ایسے خود ساختہ نظریات منسوب کر رہے تھے جن کا الہام الٰہی سے کوئی تعلق نہ تھا۔ یا تو وہ بگڑی ہوئی بائبل کے فرضی قصے تھے یا آیات تورات کی غلط تشریحات پر مبنی مفروضے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ انسان نے خصوصاً اہل یورپ نے جب قوانین قدرت کی چھان بین کی اور بہت سے انکشافات کو واضح طور پر عیسائی نظریات کے مخالف پایا تو عیسائیت کو ایک فرسودہ اور جھوٹا مذہب سمجھ کر ترک کرنا شروع کر دیا۔ پھر یا تو کھلم کھلا انہوں نے عیسائیت سے بغاوت کی یا پھر عملاً اس طرح اس سے منحرف ہو گئے کہ گو زبان سے تو انکار نہ کیا لیکن اعمال نے اس کا جوا اتار پھینکا اور آزاد مادی اور مادہ پرست یورپین سوسائٹی رونما ہوئی۔ جو عیسائیت کی قید سے ہر عملی پہلو میں آزاد تھی۔ پس مسلمانوں کو اس المیہ سے یہ سبق سیکھنا چاہئے اور خصوصاً احمدیوں کو کہ وہ اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے کوشاں ہیں۔ غیر معمولی احتیاط سے کام لینا چاہئے اور کسی نظریہ کو مذہب کی طرف منسوب نہ کرنا چاہئے جس کا مذہب دعویدار نہ ہو۔

جہاں تک قرآن کریم، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات سے ظاہر ہوتا ہے کہیں بھی اسلام کا یہ دعویٰ نظر نہیں آتا کہ ہر طبعی حادثہ اور تغیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب کا حکم رکھتا ہے۔ ہاں یہ دعویٰ ضرور ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بسا اوقات مادی اور طبعی قوانین کو ان مادی طاقتوں کی ہلاکت پر مامور کر دیا جو روحانی اور مذہبی اقدار کی نہ صرف منکر تھیں بلکہ مادی ذرائع کو استعمال کر کے روحانی اور مذہبی اقدار کو مٹانے کے درپے تھیں۔ پس جب بھی یہ صورت ظاہر ہو کہ مادی نظریات روحانی نظریات سے ٹکرا جائیں اور مادی طاقت مذہبی اقدار کے خلاف علم بغاوت بلند کرے اور سرکشی میں بڑھتی چلی جائے۔ تو ایسی صورت میں قرآنی نظریہ کے مطابق قوانین طبعی کو ہی ایسی مادی طاقتوں کو مٹانے یا مغلوب کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ گویا لوہا لوہے کو کاٹتا ہے یا انگریزی محاورہ کے مطابق To set a thief to catch a thief. کا منظر نظر آتا ہے یعنی وہ لوگ جو کسی مافوق البشر طاقت کے منکر اور صرف موجود مادی دنیا کے ہی قائل ہوتے ہیں انہی کی مسلمہ موجود مادی دنیا کو ان کی ہلاکت اور تباہی پر مامور کر دیا جاتا ہے۔ ایسے واقعات کو مذہبی اصطلاح میں عذاب الٰہی کا نام دیا جاتا ہے اور اس نظریئے سے کوئی ٹکراؤ یا مقابلہ نہیں کہ ایسے واقعات اپنے پس منظر میں طبعی عوامل رکھتے ہیں۔ مثلاً فرعون کی غرقابی کے واقعہ کو ہی لے لیجئے۔ نیل کے ڈیلٹا میں فرعون اپنے قافلے سمیت غرق ہوا۔ روزانہ دو دو مرتبہ جوار بھاٹا آیا ہی کرتے تھے۔ اب ان گنت سالوں سے یعنی جب سے کہ دریائے نیل وجود میں آیا۔ اس کا پانی سمندر میں داخل ہوتے وقت روزانہ اسی اتار چڑھاؤ کا منظر پیش کرتا رہا۔ خدا جانے کتنے جانور یا ابتدائی انسان یا ابتدائی ہیئت کے انسان یا بعد کے غیر مہذب خانہ بدوش قبائل، غلط اندازوں یا کم علمی یا لاعلمی کی وجہ سے اس جوار بھاٹا کی نظر ہو گئے۔ لیکن نہ تو قرآن مجید نے اور نہ ہی کسی اور مذہبی صحیفہ نے اس جوار بھاٹا کے نتیجہ میں مرنے والوں کو عذاب الٰہی کا مورد قرار دیا۔

پس قانون قدرت بلاشبہ اپنی روش پر جاری و ساری ہے اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے ہر مہلک تغیر کو نہ عذاب الٰہی قرار دیا جا سکتا ہے نہ اسلام اس کا دعویدار ہے۔ ہاں بعض صورتوں میں جن کا قدرے تفصیلی ذکر آگے چل کر کیا جائے گا۔ یہی مظاہر قدرت مذہبی اصطلاح میں عذاب الٰہی کا نام پا لیتے ہیں اور اپنے ساتھ ایسے شواہد رکھتے ہیں اور ایسے قوی دلائل ان کی تائید میں کھڑے ہوتے ہیں کہ ایک مادہ پرست بھی اگر انصاف سے کام لے تو خود اپنے عقلی معیار کے مطابق بھی یہ ماننے پر مجبور ہو جائے گا۔ کہ اس معین واقعہ کے وقت جسے مذہب عذاب قرار دیتا ہے ایسے غیر معمولی عوامل ضرور موجود تھے جو بظاہر روزمرہ کے واقعہ کو ایک امتیازی اور استثنائی حیثیت دیتے ہیں۔ ابھی ہم نے فرعون کے غرق ہونے کا ذکر کیا ہے اسی مثال پر اب ذرا مزید غور فرمائیں۔ میرا مدعا خوب واضح ہو جائے گا۔

ایک خاص دلچسپی کی بات جو قرآن کریم کے بیان سے معلوم ہوتی ہے اور قرآن کریم کے سوا کہیں نہیں ملتی وہ یہ ہے کہ غرق ہوتے وقت فرعون نے خدا تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ میں تجھ پر ایمان لاتا ہوں تو مجھے بچا لے! تو اللہ تعالیٰ نے جواباً فرمایا:۔

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۝

(سورہ یونس: ۹۳)

ترجمہ۔ پس اب ہم تیرے بدن (کے بقاء) کے ذریعے سے تجھے (ایک جزوی) نجات دیتے ہیں تا کہ جو لوگ تیرے پیچھے آنے والے ہیں ان کے لئے تو ایک نشان ہو۔

اس بیان کی یہ حیثیت تو صرف دعویٰ کی ہے جو ایک غرق ہوتے ہوئے انسان اور خدا کے درمیان ایک مکالمے کو پیش کر رہا ہے۔ کہ بظاہر اس کی چھان بین اور صداقت کا جائزہ لینے کے لئے کوئی ذریعہ نہ تو آج کے انسان کے پاس ہے نہ اس وقت کے انسان کے پاس تھا۔ کیونکہ ایک مرتے ہوئے انسان اور خدا کے درمیان جو باتیں ہوئیں ان کو ان دونوں کے سوا اور کون جان سکتا تھا۔

جب ہم اس مکالمہ پر غور کرتے ہیں جو ایک دہریہ کے لئے یا مادہ پرست کے لئے مبینہ طور پر خدا تعالیٰ اور فرعون کے مابین ہوا تو قرآن کا دوسرا دعویٰ ہمارے سامنے آ جاتا ہے کہ فرعون کا غرق ہونا کسی اتفاقی حادثے کا نتیجہ نہ تھا بلکہ مشیت الٰہی کے مطابق موسیٰ کے انکار اور مخالفت اور بغاوت کی سزا کے طور پر پیش آیا۔ جہاں تک کہ آخری وقت میں خود غرق ہونے والے نے بھی اس بات کو محسوس کیا اور مرنے سے پہلے اس خدا کی طرف رجوع کیا جسے وہ بنو اسرائیل کا خدا قرار دیتا ہے۔ فرعون کا یہ کہنا کہ

قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْۤ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

(سورہ یونس: ۹۱)

ترجمہ۔ میں ایمان لاتا ہوں کہ جس مقتدر ہستی پر بنو اسرائیل ایمان لائے ہیں اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں بچی فرمانبرداری اختیار کرنے والوں میں سے ہوتا ہوں۔

اس بات کی طرف لطیف اشارہ ہے کہ وہ دعا کے وقت اس بات میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہنے دینا چاہتا تھا کہ جس خدا سے وہ مانگ رہا ہے وہ کونسا خدا ہے۔ چنانچہ بڑی وضاحت سے وہ یہ اظہار کرتا ہے کہ وہ اس خدا سے نجات مانگ رہا ہے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ڈوبتے وقت ایسا خوف و ہراس اس پر طاری تھا کہ وہ غیر مبہم الفاظ میں اپنی مکمل شکست کو تسلیم کرنے پر تیار ہو چکا تھا۔ اور اس شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہنے دینا چاہتا تھا کہ اس میں کوئی انانیت کی رگ باقی ہے۔ چنانچہ کھلم کھلا شکست تسلیم کر کے اس رب سے مانگتا ہے جس کی بنو اسرائیل عبادت کرتے تھے۔

بہر حال یہ بات قطعی ہے کہ قرآن کریم کے پیش کردہ اس مکالمہ کے مطابق خود فرعون کو بھی مسلّم تھا کہ یہ حادثہ نہیں عذاب الٰہی ہے اور فرعون کی اس التجا کے جواب میں خدا تعالیٰ نے جو جواب دیا وہ ہمارے نقطہ نگاہ سے یعنی اس مسئلہ کے لحاظ سے جس پر ہم بحث کر رہے ہیں غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ یہ جواب محض ایک دعویٰ کی حیثیت نہیں رکھتا بلکہ دعویٰ کی صداقت کی تائید میں ایک ایسا ناقابل تردید ثبوت بھی پیش کرتا ہے جو اس مکالمہ کے ایک ایک نقطہ کی صداقت پر گواہ بن کر کھڑا ہو جاتا ہے اور اس واقعہ کو جو ہرچند طبعی قوانین کے طابع ظاہر ہوا تھا ایسے لکھو کھہا واقعات سے الگ اور ممتاز کر کے پیش کرتا ہے وہ جواب یہ تھا (اور یہاں ہم ترجمہ کی بجائے تفسیری مفہوم پیش کریں گے) کہ چونکہ تو اپنی روح کی نجات کی خاطر ایمان نہیں لا رہا اور تمام نشانات کو رد کر چکا ہے اور سب مواقع کھو چکا ہے جس سے استفادہ کی صورت میں تیری روح کو نجات مل سکتی تھی۔ اس لئے آج تیری روح کو نجات دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور تجھے اپنے بدن کو بچانے کا خوف لاحق ہے اس لئے ہم تیری اس التجا کو صرف اس رنگ میں قبول کریں گے کہ تیرے بدن کو بچا لیں گے اور تیری لاش کو محفوظ کرنے کا انتظام کریں گے تا کہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے تو ہمیشہ عبرت کا سامان مہیا کرتا رہے اور اور تیرا بدن دوسروں کی نجات کا موجب ہو سکے۔ یہ نہایت لطیف جواب محض دعویٰ نہیں اپنی صداقت کا ثبوت خود اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ جس وقت قرآن کریم کے اس مکالمے سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نوع انسان کو مطلع فرمایا اس وقت تک فرعون کے متعلق یہ نظریہ تو موجود تھا کہ وہ دریائے نیل کے ڈیلٹا میں غرق ہو گیا۔ لیکن اس کے بدن کی حفاظت اور آئندہ آنے والی نسلوں کی عبرت کا سامان بننے کا

کوئی تصور نہ تو کسی مذہبی صحیفہ میں موجود تھا نہ تاریخی کتب میں۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یہ اعلان کروایا کہ ہم نے فرعون سے اس کی لاش کے بچانے کا وعدہ کیا تھا اور یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ وہ اس رنگ میں محفوظ کی جائے گی کہ بنی نوع کے لئے عبرت کا سامان مہیا کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ ایک ایسا دعویٰ تھا جو اگر سچا تھا تو دعویٰ کرنے پر کسی انسان کو قدرت نہ ہو سکتی تھی جب تک خود اللہ تعالیٰ اس کی خبر نہ دے۔ اس زمانہ میں بھی فرعون کی لاش کا کوئی پتہ نہ تھا اور اگر اس دعویٰ کو انسان کا خود ساختہ دعویٰ قرار دیا جائے تو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ ایسا دعویٰ کرنے والا خود اپنی تکذیب کے سامان فراہم کر رہا ہے جو سراسر عقل کے خلاف بات ہے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ کے صحابہؓ سے اس آیت کے نزول کے بارے میں سوال کیا جاتا کہ فرعون کی لاش محفوظ کرنے کی خبر اگر خدا نے دی ہے تو وہ لاش کہاں ہے؟۔ کس طرح محفوظ ہوئی اور کیسے عبرت کا سامان بنی؟۔ تو کوئی صحابی اس کا جواب دینے پر قادر نہ ہوتا۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ خود اس کی رہنمائی فرماتا۔ اگر بعد کی نسلوں سے یہی سوال دہرایا جاتا تو سائل ہمیشہ اپنے مخاطب کو گنگ اور لاجواب پاتا۔ نہ تو پہلی صدی کے مسلمان مخاطب اس کا جواب دے سکتے تھے نہ دوسری صدی کے مسلمان مخاطب۔ تیسری صدی کے مسلمان بھی اس کے جواب سے لاعلم تھے۔ چوتھی صدی کے بھی اور پانچویں اور چھٹی صدی کے بھی۔ یہاں تک کہ چودھویں صدی میں وہ چاند طلوع ہوا جس کے عہد میں مسلمانوں کے غلبہ نو کے سامان فراہم کئے جانے تھے۔ اس وقت کسی مسلمان محقق نے نہیں بلکہ خود عیسائی محققین نے اس فرعون کی لاش کو محفوظ صورت میں دریافت کر لیا جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ کر کے غرقابی کی سزا پائی تھی اور آج یہ لاش قرآن کریم کی صداقت پر گواہی دیتی ہوئی اہل بصیرت کے لئے عبرت کا سامان مہیا کر رہی ہے۔ اور ساتھ ہی قرآن کریم کے پیش کردہ تمام مکالمہ کی صداقت کا اعلان کر رہی ہے جو قرآن کریم نے فرعون کے آخری لمحات کا نقشہ کھینچنے کے لئے ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔

اس کا ایک پہلو یہ تھا کہ فرعون کا غرق ہونا نیل کے ڈیلٹا میں غرق ہونے والے لکھو کھہا انسانوں سے مختلف حیثیت رکھتا تھا۔ اس ایک واقعہ کو ہم عذاب الٰہی قرار دیتے ہیں جب کہ ایسے ہی دوسرے لاکھوں واقعات محض حادثات کا نام پاتے ہیں۔

(۳) مادی تغیرات اور طبعی قوانین کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی تبدیلیاں جب عذاب کا نام پاتی ہیں تو انکے ساتھ کچھ علامتیں اور کچھ شرائط پائی جاتی ہیں اور یونہی بلاوجہ کسی تبدل و تغیر کو عذاب کا نام نہیں دیا جا سکتا۔

(۴) ایسے تمام حوادث زمانہ جو مذہبی اصطلاح میں عذاب کا نام پاتے ہیں ان کے نتیجہ میں بعض اہم مقاصد حاصل ہوتے ہیں۔ جن کا ذکر آئندہ چل کر کیا جائے گا۔ اس کے برعکس روزمرہ کے حوادث اگرچہ کوئی نہ کوئی نتیجہ ضرور پیدا کرتے ہیں لیکن جن مذہبی مقاصد سے عذاب کا تعلق ہوتا ہے عام حوادث کے نتیجے میں وہ رونما نہیں ہوتے۔

(۵) قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ قوانین طبعی کے نتیجہ میں جس قسم کے تغیرات بھی رونما ہو سکتے ہیں مختلف اوقات میں ان میں سے ہر ایک تغیر کو عذاب الٰہی کا ذریعہ بنایا گیا اور آئندہ بھی بنایا جا سکتا ہے اس طرح انسانی معاشرہ میں پیدا ہونے والی خرابیوں کے نتیجہ میں یا دیگر عوامل کے نتیجہ میں ظاہر ہونے والی جنگوں اور فتنہ و فساد کو بھی بعض مخصوص حالات میں عذاب الٰہی کا ذریعہ بنا لیا جاتا ہے۔

مندرجہ بالا امور کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ عذاب الٰہی کا جو اسلامی فلسفہ پیش کرتی ہے اس کا مادہ پرستوں کے نظریہ سے بالواسطہ کوئی ٹکراؤ نہیں۔ البتہ فرق یہ ہے کہ دنیا دار مادہ پرست حوادث زمانہ کو طبعی محرکات اور موجبات کا نتیجہ قرار دینے پر ہی اکتفا کرتا ہے جبکہ اسلام اس حد تک اس مادی فلسفہ کی تائید کرنے کے علاوہ یہ زائد بات بیان کرتا ہے۔ اگرچہ تمام حوادث کی کوئی طبعی وجہ موجود ہے اور خدا تعالیٰ کی منظم تخلیق اور کامل نظام خلق کا تقاضا بھی یہی ہونا چاہئے تھا۔ لیکن بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی بسا اوقات اللہ تعالیٰ بلند تر مذہبی مقاصد کے حصول کے لئے انہی طبعی ذرائع کو استعمال کرتا ہے ہم خود اس کے پیدا کردہ ہیں اور اسی کے تابع ہیں۔ جب ایسا ہو اور حوادث زمانہ کو سزا یا تنبیہ کے طور پر استعمال کیا جائے تو اس وقت یہی طبعی قوانین جو نتیجہ ظاہر کرتے ہیں اس کا نام عذاب الٰہی رکھا جاتا ہے۔ اس کے برعکس قرآن کریم سے یہ بھی ثابت ہے کہ طبعی قوانین کو جیسا کہ بعض اوقات رضائے الٰہی کے خالص اظہار کے لئے ہی مسخر کیا جاتا ہے اور جب بھی ایسا ہو طبعی تغیرات کے نتیجہ میں کسی قوم یا اشخاص کے لئے غیر معمولی فضل اور رحمت کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو جہاں عذاب الٰہی سے ڈرایا وہاں ایمان کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں اور رحمتوں کا وارث بننے کا وعدہ بھی دیا اور اس بات کی ترغیب دی کہ بجائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے قوانین طبعی کو اپنا دشمن بناؤ اس کو راضی کر کے قوانین طبعی کو اپنا غلام اور خدمت گزار بنا لو۔ سورہ نوح میں اس مضمون کو نہایت لطیف رنگ میں بیان فرمایا گیا ہے۔ اس سے اسلامی فلسفہ عذاب و ثواب بڑی آسانی سے واضح ہو جاتا ہے۔ اس امر سے تو ہماری دنیا بخوبی آگاہ ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے لئے قوم پر بکثرت بارش کو ذریعہ عذاب بنایا گیا لیکن عام طور پر اس حقیقت سے لوگ بے خبر ہیں کہ قرآن کریم کے ارشاد کے مطابق یہی بارش رحمت الٰہی کا مظہر بھی بن سکتی تھی۔ ایک امر تو بہرحال مقدر ہو چکا تھا کہ طبعی قوانین کے نتیجہ میں اس علاقہ میں جہاں حضرت نوح علیہ السلام کی قوم آباد تھی بکثرت بارشیں برسنے والی تھیں۔ اس امر کا فیصلہ کہ یہ بارش رحمت کی ہو یا عذاب کی قوم نوحؑ پر چھوڑ دیا گیا۔ حضرت نوح علیہ السلام فرماتے ہیں۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝
يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝
وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ
وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝

(سورہ نوح۔ آیت ۱۱ تا ۱۳)

ترجمہ۔ میں نے ان سے کہا اپنے رب سے استغفار کرو وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ اگر تم توبہ کرو گے تو برسنے والے بادل کو تمہاری طرف بھیجے گا۔ اور مالوں اور اولاد سے تمہاری امداد کرے گا۔ اور تمہارے لئے باغات اگائے گا۔ اور تمہارے لئے دریا چلائے گا۔

اب دیکھئے کتنا پر لطف مضمون ہے اور عقل انسانی کے لئے کسی اعتراض کی گنجائش نہیں چھوڑی گئی۔ وہی بارش جس کے سامان طبعی قوانین کے نتیجہ میں نامعلوم طویل مدت پہلے سے تیار ہو رہے تھے۔ وہی بارش عذاب بن کر بھی آ سکتی تھی اور انعام بن کر بھی۔ اگر انعام بن کر آتی تو اس کے نتیجہ میں حضرت نوح علیہ السلام کے قول کے مطابق جو یقیناً وحی الٰہی تھا اس طرح وقفے وقفے کے ساتھ برستی کہ سیلاب لانے کی بجائے فیض رساں نہریں بہا دیتی اور اس کے نتیجہ میں حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے اموال غیر معمولی برکت پاتے اور ان کے نفوس میں بھی برکت پڑتی۔ لیکن افسوس کہ انکار نے اس پانی کو کیسے عذاب کے پانی میں تبدیل کر دیا کہ خطہ ارض کے کونے کونے میں طوفان نوح ایک مثل بن چکا ہے۔

پانی کا ذکر چل پڑا ہے اس لئے ایک دفعہ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں پانی سے جو دو مختلف خدمات لی گئیں ان کا بیان بھی یہاں بے محل نہ ہوگا۔ ایک بات تو پہلے بیان کی جا چکی ہے کہ کس طرح پانی کو عذاب الٰہی کے طور پر استعمال کیا گیا اور فرعون اور اس کی قوم کو اس نتیجہ میں ہلاک کر دیا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تعلق میں ہی پانی کے رحمت بننے کی ایک عملی مثال بھی موجود ہے جس پانی نے فرعون اور اس کے لشکر کو بے شمار وسائل کے باوجود مغلوب کر دیا وہ پانی جب رحمت بنا تو ایک دودھ پیتے بچے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک کمزور لکڑی کے صندوق میں اپنی لہروں پر بہائے ہوئے خطرے کی جگہ سے امن کے مقام کی طرف لے گیا اور ہلاکت کی بجائے نجات کا موجب ہوا۔ اب دیکھ لیجئے کہ بظاہر دونوں واقعات طبعی محرکات کا نتیجہ تھے لیکن وہ بچہ جس نے بعد ازاں بڑے ہو کر نبوت کا دعویٰ کرنا تھا اور خدا کے ایک عظیم الشان پیغمبر کے طور پر دنیا میں ظاہر ہونا تھا اس کو تو انتہائی کمزوری، ناطاقتی اور کم مائیگی کے باوجود پانی ہلاک کرنے کی قدرت نہیں پا سکا۔ لیکن اس کے عظیم الشان اور دنیاوی لحاظ سے انتہائی طاقتور دشمن کو اپنے قوی وسائل کے باوجود خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جاتا ہے۔ اہل بصیرت کے لئے اس میں غور و تدبر کے سامان موجود ہیں۔

## عذاب الٰہی کی قسمیں

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے قرآن کریم کی رو سے تمام مادی تغیرات کو مشیت الٰہی کے ماتحت عذاب کا ذریعہ بھی بنایا جا سکتا ہے اور انعام کا بھی۔ جہاں تک عذاب کا تعلق ہے عذاب کی حسب ذیل صورتوں کا قرآن کریم میں واضح ذکر موجود ہے:۔

(۱) مسلسل شدید بارش اور زمین کے پانی کی سطح کا بلند ہونا جس کے نتیجہ میں ایسا ہولناک سیلاب ظاہر ہو کہ علاقے کی تمام آبادی غرق ہو جائے

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝
فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝
وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ
عَلٰٓي اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝

(سورہ القمر آیت ۱۱۔ ۱۳۔)

ترجمہ۔ آخر اس (نوح) نے اپنے رب سے دعا کی اور کہا مجھے دشمن نے مغلوب کر لیا ہے پس تو میرا بدلہ لے۔ جس پر ہم نے بادل کے دروازے ایک جوش سے بہنے والے پانی کے ذریعے کھول دئے اور زمین میں بھی ہم نے چشمے پھوڑ دئے۔ پس (آسمان کا) پانی (زمین کے پانی کے ساتھ) ایک ایسی بات کے لئے اکٹھا ہو گیا جس کا فیصلہ ہو چکا تھا۔

(۲) ایسی منحوس تیز ہواؤں کا چلنا جو مسلسل جاری رہیں یہاں تک کہ آبادیاں ویران ہو جائیں اور انسانی لاشیں ٹوٹے ہوئے درختوں کی طرح بکھری ہوئی دکھائی دیں۔

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝
اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ
مُّسْتَمِرٍّ ۝
تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ۝

(سورہ القمر آیت ۱۹۔ ۲۱)

ترجمہ۔ عاد قوم نے بھی اپنے رسول کا انکار کیا تھا پھر دیکھو میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا تھا۔ ہم نے ان پر ایک ایسی ہوا بھیجی جو تیز چلنے والی تھی اور ایک دیر تک رہنے والے منحوس وقت میں چلائی گئی تھی وہ لوگوں کو اس طرح اکھیڑ پھینکتی تھی گویا وہ کھجور کے ایسے تنے ہیں جن کے اندر کا گودا کھایا ہوا تھا

(۳) زمین یا آسمان سے ایسی خوفناک گرج یا دھماکوں کا ظاہر ہونا جن کے نتیجہ میں آسمان پتھر برسانے لگے مثلاً آتش فشاں پہاڑوں کے اچانک پھٹنے سے قریب کی بستیوں کا جو حال ہوتا ہے بعینہ اسی قسم کی حالت کا ذکر عذاب الٰہی کی صورت میں حسب ذیل آیت میں ملتا ہے۔

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ۝
فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً
مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝

(سورہ الحجر، آیت ۷۴، ۷۵)

ترجمہ اس پر اس موعود عذاب نے انہیں (یعنی لوطؑ کی قوم کو) دن چڑھتے ہی پکڑ لیا جس پر ہم نے اس بستی کی اوپر والی سطح کو اس کی نچلی سطح کر دیا اور ان پر سنگریزوں سے بنے ہوئے پتھروں کی بارش برسائی

(۴) ایسی آندھیوں کا مسلسل جاری رہنا جو مٹی اور ریت کے نتیجے میں بستیوں کو اس طرح دفنا دیں کہ محض دیکھنے کے لئے گھروں کے نشان باقی رہ جائیں۔

تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى

إِلَّا مَسٰكِنُهُمْ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ۝

(احقاف ۲۶)

ترجمہ۔ یہ ہوا اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو تباہ کرتی جائے گی پس نتیجہ یہ ہوا کہ ان پر صبح ایسے وقت میں آئی کہ صرف ان کے گھر ہی نظر آتے تھے۔ (سب قوم ریت میں دب گئی) اس طرح ہم مجرم قوم کو سزا دیتے ہیں۔

(۵) ایسے پے در پے سیلابوں کا آنا جو کسی خطہ زمین کی ہیئت ہی بدل ڈالیں اور زرخیز طاقتور زمینوں کو بنجر اور بیکار زمینوں میں تبدیل کر دیں ۔ جہاں بدذائقہ جنگلی پھلوں ، جھاؤ جیسی جڑی بوٹیوں اور جنگلی بیریوں کے سوا اور کچھ نہ اگ سکے

فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِنْ سِدْرٍ قَلِيلٍ۝

(سورہ سبا آیت ۱۷)

ترجمہ۔ پھر بھی انہوں نے حق سے پیٹھ پھیر لی تب ہم نے (ان کو حق پانے سے محروم قرار دے کر) ان پر ایسا عذاب بھیج دیا جو ہر چیز کو تباہ کرتا جاتا تھا اور ہم نے ان کے دو اعلیٰ درجہ کے باغوں کی جگہ ان کو دو ایسے باغ دئے جن کے پھل بدمزہ تھے اور جن میں جھاؤ پایا جاتا تھا یا کچھ تھوڑی سی بیریاں تھیں۔

(۶) زلازل کا آنا جن کے نتیجہ میں زمین تہہ و بالا ہو جائے اور انسانی آبادیاں دھنس جائیں۔

فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوّٰهَا۝

(سورہ الشمس آیت ۱۵)

ترجمہ۔ لیکن انہوں نے نبی کی بات نہ مانی بلکہ اس کو جھٹلایا اور اس اونٹنی جس سے بچتے رہنے کا انہیں حکم دیا گیا تھا۔ انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ دیں۔ جس کی وجہ سے اللہ نے ان کو خاک میں ملانے کا فیصلہ کر دیا اور ایسی تدبیریں کیں کہ ایسا ہی ہو گیا۔

(۷) ایسی طویل خشک سالی جس سے زمین کا پانی بھی سوکھ جائے اور اتنا گہرا چلا جائے کہ اس کا نکالنا انسانی مقدرت سے بڑھ جائے جیسے فرمایا

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ۝

(الملک آیت ۳۱)

ترجمہ۔ تو یہ بھی کہہ دے کہ مجھے بتاؤ تو سہی کہ اگر تمہارا پانی زمین کی گہرائی میں غائب ہو جائے تو بہنے والا پانی تمہارے لئے خدا کے سوا کون لائے گا

(۸) قحط کا ظاہر ہونا اور قوم کا شدید خوف و ہراس میں مبتلا ہو جانا۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللّٰهِ فَأَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ۝

(سورہ النحل آیت ۱۱۳)

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ (تمہیں سمجھانے کے لئے) ایک بستی کا حال بیان کرتا ہے جسے (ہر طرح سے) امن حاصل ہے اور اطمینان نصیب ہے۔ ہر طرح سے اس کا رزق اسے بافراغت پہنچ رہا ہے پھر (بھی) اس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی اور اس کی ناشکری پر اللہ نے اس کے باشندوں پر ان کے اپنے گھناؤنے عمل کی وجہ سے بھوک اور خوف کا لباس نازل کیا ہے

(۹) قوموں اور ملکوں کا خوفناک جنگوں کے ذریعہ ایک دوسرے کو تباہ و برباد کرنا۔ جس کے نتیجے میں مختلف قسم کی تکالیف کا المناک سلسلہ دیکھنا پڑے۔ جو کئی قسم کی تنگیاں اور مشکلات قوموں پر وارد کرتا ہے۔ یہاں الضراء سے مراد غالباً ایسی تمام سختیاں اور تکلیفیں ہیں جو بڑی بڑی جنگوں کے بعد عموماً قوموں کو گھیر لیتی ہیں۔ مثلاً آزادیوں کا سلب ہونا۔ اقتصادیات کا تباہ ہونا۔ معاشرہ اور تہذیب و تمدن میں فساد ظاہر ہونا۔ وبائی امراض کا پھوٹنا وغیرہ وغیرہ۔

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ۝

(سورہ الاعراف آیت ۹۵)

ترجمہ۔ ہم نے کسی شہر کی طرف کوئی رسول نہیں بھیجا (مگر یوں ہی ہوا) کہ ہم نے اس میں بسنے والوں کو سختی اور مصیبت سے پکڑ لیا تاکہ وہ عاجزی اور زاری کریں۔

(۱۰) پرندوں کا عذاب الٰہی بن کر کسی قوم پر اترنا۔ جیسے فرمایا۔

وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ۝
تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِنْ سِجِّيلٍ۝
فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَأْكُولٍ۝

(سورہ الفیل آیت ۴ تا ۶)

ترجمہ۔ اور ان (کی لاشوں) پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیجے (جو) ان کے (گوشت) کو سخت قسم کے پتھروں پر مارتے (اور نوچتے) تھے۔ سو اس کے نتیجہ میں اس نے انہیں ایسے بھوسے کی مانند کر دیا جسے جانوروں نے کھا لیا ہو۔

(۱۱) کسی بڑی جھیل یا ڈیم کا اس طرح اچانک تباہ ہو جانا کہ گویا پوری کی پوری جھیل کسی قوم پر عذاب کی شکل میں الٹ دی گئی ہو۔

فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ۝
إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ۝

(سورہ الفجر آیت ۱۴۔ ۱۵)

ترجمہ۔ جس پر تیرے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا۔ تیرا رب یقیناً گھات میں (لگا ہوا) ہے۔

(۱۲) موسمی تغیرات کے نتیجہ میں خشکی تری اور ہوا کے ایسے ایسے جانوروں کا بکثرت پیدا ہو جانا۔ جو مشیت الٰہی کے مطابق کسی قوم میں عذاب کے سے حالات پیدا کر دیویں یا مختلف بیماریوں کی افزائش کا موجب ہوں مثلاً ٹڈی دل، مینڈک، جوئیں، پسو، مچھر، اور اس قسم کے دوسرے حشرات الارض اور ایسے جراثیم جو خونی بیماریاں پیدا کر دیں مثلاً پیچش اور جریان خون سے تعلق رکھنے والیاں بیماریاں وغیرہ۔

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُجْرِمِينَ۝

(سورہ الاعراف آیت ۱۳۳)

ترجمہ۔ تب ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈک اور خون بھیجا۔ یہ الگ الگ نشان تھے۔

(۱۳) کسی قوم پر ایسی دوسری قوم کو مسلط کرنا جو ان کو طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا کریں اور ایسا ایمان لانے کے نتیجہ میں نہ ہو بلکہ دیگر عوامل اس کے ذمہ دار ہوں مثلاً یہود کے متعلق قرآن کریم کی یہ خبر کہ ان کے لئے مقدر کیا گیا ہے کہ قیامت تک ان پر ایسی قومیں مسلط ہوں جو انہیں طرح طرح کے عذاب دیں۔

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ۝

(سورہ الاعراف آیت ۱۶۸)

ترجمہ۔ اور یاد کر جب تیرے رب نے اعلان کر دیا کہ ان (یہود) پر قیامت کے دن تک ایسے لوگ مقرر کر دے گا جو انہیں تکلیف دہ عذاب دیتے چلے جائیں گے (پھر کیا ایسا ہوا ہے یا نہیں ہوا؟) تیرا رب یقیناً بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

عذاب کی جتنی قسمیں اوپر بیان ہوئی ہیں یہ عجیب بات ہے کہ چار معروف عناصر طبعی میں سے ان کا تعلق تین عناصر سے نظر آتا ہے لیکن چوتھے عنصر کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ یہ سب عذاب کی قسمیں مٹی پانی یا ہوا سے تعلق رکھتی ہیں۔ یا ان جانوروں سے تعلق رکھتی ہیں جو مٹی پانی یا ہوا میں بسنے والے ہیں۔ لیکن چوتھے عنصر یعنی آگ کے عذاب کا گزشتہ قوموں کے تعلق میں کہیں ذکر نہیں ملتا۔ یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ آگ کے ابتلاء سے نیک بندوں کی آزمائش کی گئی ۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ میں اور سورہ بروج کے بیان کردہ مضمون سے واضح ہے۔ لیکن جہاں تک آگ کے عذاب کا تعلق ہے آگ کے عذاب کا اس دنیا میں گزری ہوئی امتوں کے بیان میں کوئی ذکر نہیں ملتا۔ لیکن جہاں تک قرآن کریم کی پیشگوئیوں کا تعلق ہے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلسل انکار کے نتیجہ میں قوموں کو آئندہ آگ کا عذاب بھی دیا جانا مقدر تھا۔ قرآن کریم کی مختلف آیات میں اس طرف اشارۃً یا صراحتاً ذکر ہے جیسا کہ فرمایا۔۔

اِنْطَلِقُوا إِلٰى ظِلٍّ ذِي ثَلٰثِ شُعَبٍ۝
لَا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ۝
إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ۝
كَأَنَّهُ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ۝
وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ۝

(سورہ المرسلات، آیت ۳۱ تا ۳۵)

ترجمہ۔ (ہم ان سے کہیں گے) جس چیز کو تم جھٹلاتے تھے اسی کی طرف جاؤ یعنی اس سائے کی طرف جاؤ جس کے تین پہلو ہیں۔ نہ تو وہ سایہ دیتا ہے اور نہ تپش سے محفوظ رکھتا ہے بلکہ وہ اتنے اونچے شعلے پھینکتا ہے جو قلعے کے برابر ہوتے ہیں۔ اتنے اونچے کہ گویا وہ بڑے بڑے جہازوں کے باندھنے والے زرد رسے معلوم ہوتے ہیں اس دن جھٹلانے والوں پر تباہی آئے گی۔

اس آیت میں جو نقشہ کھینچا گیا ہے وہ زمانہ حاضرہ کی جنگوں سے بہت ملتا جلتا ہے یہ وہ زمانہ ہے جس میں پہلی مرتبہ جنگ کا مہیب، سایہ تین نمایاں شعبے رکھتا ہے۔ فضائی، بری اور بحری اور یہ تینوں شعبے آگ برسانے والے ہیں۔ انھا ترمی بشرر کالقصر میں قلعوں کی طرح جو بلند شعلے پھینکنے کا منظر ہے وہ بالکل جدید آلات حرب کے آگ اگلنے کی تصویر ہے اسی طرح سورہ الہمزہ میں جس آگ سے ڈرایا گیا ہے اس کا بھی عہد حاضر سے تعلق معلوم ہوتا ہے۔ فرمایا

*mta*- Muslim Television Ahmadiyya

Al Shirkatul Islamiyyah, 16 Gressenhall Road, London SW18 5QL
Tel : +44 (0)81 870 0922 Fax : +44 (0)81 870 0684

| Satellite | EUTELSAT II F3 | STATSIONAR 21 | STATSIONAR 4 | GALAXY 2 |
|---|---|---|---|---|
| Area | Europe, North Africa | Asian, Middle East, Eastern Europe, East Africa Regions | South America, Africa and European Regions | North America, Canada |
| Position | 16° East | 103° East | 14° West | 74° West |
| Transponder | 37 | 7 (C-Band) | 7 (C-Band) | 11 |
| Frequency | 11.575 GHz | 3725 MHz | 3725 MHz | 36 MHz |
| Polarity | Vertical | Right Hand circular | Right Hand circular | Horizontal |
| Format | 625 Lines PAL Colour | 625 Lines PAL Colour | 625 Lines PAL Colour | NTSC |
| Audio Sub-Carriers | | | | |
| Urdu | 6.5 MHz | 6.5 MHz | 6.5 MHz | 6.2 MHz |
| English | 7.02 MHz | 7.02 MHz | 7.02 MHz | - |
| Arabic | 7.20 MHz | 7.20 MHz | 7.20 MHz | - |
| Bosnian° | 7.38 MHz | 7.38 MHz | 7.38 MHz | - |
| Russian° | 7.56 MHz | 7.56 MHz | 7.56 MHz | - |
| German° | 7.74 MHz | 7.74 MHz | 7.74 MHz | - |
| French | 7.92 MHz | 7.92 MHz | 7.92 MHz | - |
| Turkish° | 8.10 MHz | 8.10 MHz | 8.10 MHz | - |
| London Time | 13.00 - 16.00 (Daily) | 07.00 - 19.00 (Fridays Only) | 13.30 - 14.30 (Fridays Only) | 13.30 - 14.30 (Fridays Only) |

° On special occasions only

Radio = Short Wave Band Radio, 25 Meter Band, Digital Frequency 11695
Timings: 13.30 - 14.30 London Time (Fridays Only). For Asian Countries only.
From 1 April '94: 16 Meter Band, Digital Frequency 17765

All timings and frequencies are subject to change without notice.

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۙ
الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهُ ۙ
يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ۚ
كَلَّا ۖ لَيُنبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۚ
وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ ۚ
نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ ۙ
الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ ۚ
إِنَّهَا عَلَيْهِم مُّؤْصَدَةٌ ۙ
فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۚ
(سورۃ الہمزہ آیت ۲ تا ۱۰)

ترجمہ - ہر غیبت کرنے والے اور عیب چینی کرنے والے کے لئے عذاب ہے جو مال کو جمع کرتا ہے اور اس کو شمار کرتا رہتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس کے نام کو باقی رکھے گا۔ ہرگز ایسا نہیں (جیسا کہ اس کا خیال ہے بلکہ) وہ یقیناً اپنے مال سمیت حطمہ میں پھینکا جائے گا اور (اے مخاطب) تجھے کیا معلوم ہے کہ حطمہ کیا شئی ہے؟ یہ اللہ کی خوب بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو دلوں کے اندر تک جا پہنچے گی پھر وہ آگ سب طرف سے بند کر دی جائے گی تا کہ اس کی گرمی ان کو اور زیادہ تکلیف دہ محسوس ہو اور وہ لوگ لمبے ستونوں کے ساتھ بندھے ہوئے ہوں گے۔

یہاں کسی فرد کا نہیں بلکہ ایک قوم کا ذکر معلوم ہوتا ہے کیونکہ فرد واحد خواہ کیسا ہی امیر کیوں نہ ہو وہ کبھی بھی یہ وہم نہیں کر سکتا کہ اس کا مال اس کو ہمیشہ کی زندگی عطا کر سکتا ہے البتہ امیر قومیں جن کو دولت کا غلبہ نصیب ہو جائے دولت کے بل بوتے پر غرور اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جایا کرتی ہیں کہ ان کا غلبہ ہمیشہ باقی رہے گا ان کو جس عذاب سے خبردار کیا گیا ہے وہ بھی ایسا آگ کا عذاب ہے جو اپنی شدت کی وجہ سے دلوں پر جھپٹتا ہے۔ یعنی آنِ واحد میں دلوں سے زندگی اُچک لینے والا ہے۔ آج کل کے ایٹمی ہتھیار بالکل اسی نقشہ پر پورے اُتر رہے ہیں اور ایٹم کے پھٹنے سے پہلے اس کے مرکز کا کھینچ کر لمبا ہو جانا نیز حطمہ کے معنے ریزہ ریزہ کی ہوئی شئی یعنی باریک ترین ریزے کے ہیں یہ دونوں اُمور بھی اسی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ بہر حال جس آگ کے عذاب کی خبر دی گئی ہے وہ اسی دنیا سے تعلق رکھتا ہے اور اسی کے نتیجہ میں اس متکبر مال و دولت کے نشہ میں سرشار قوم کی تباہی عمل میں آتی ہے جو اس دنیا میں ہمیشہ رہنے

کے خواب دیکھ رہی ہو۔

مذکورہ بالا عذاب کی پیش خبریوں کو اگر پہلے مضمون کے ساتھ ملا لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ چاروں عناصر یعنی پانی مٹی ہوا اور آگ اللہ تعالیٰ کے تصرف کے تحت عذاب کے لئے استعمال ہو سکتے ہیں اور یہی وہ چاروں عناصر ہیں جو انعام کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں پس عذاب کے لئے طبعی قوانین کا مسخر ہونا ہرگز کسی اچنبھے کی بات نہیں لازماً ہر قسم کے نقصان اور فائدے انہی طبعی عناصر کے ساتھ وابستہ ہیں۔

یہ کہا جا سکتا ہے کہ دنیا میں ہمیشہ ہر زمانے میں ایسے تغیرات ہوتے ہی رہتے ہیں جن کے نتیجہ میں آگ پانی ہوا اور مٹی کسی انسان کو فائدہ نہیں دے رہے ہوتے ہیں کبھی نقصان کبھی تنگی کے سامان پیدا کرتے ہیں کبھی آسائش کے تو کیوں بلا وجہ ان کو غیر معمولی تصرف الٰہی قرار دیا جائے اور کیوں بعض حالات کو بعض اوقات عام طبعی تغیرات قرار دیا جائے اور بعض اوقات انہیں خاص تصرفات کا نام دیا جائے جب سے دنیا بنی ہے ایسا ہوتا چلا آیا ہے۔ یہ کوئی نیا سوال نہیں اور جدید زمانے کے انسان نے اس اعتراض کے ذریعہ ایسی نئی بات پیدا نہیں کی جو پہلے انسانوں کو نہ سوجھی ہو قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ بالکل یہی اعتراض انبیاء پر بھی کیا گیا جیسے فرمایا:-

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ ۝ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتَّىٰ عَفَوا وَّقَالُوا قَدْ مَسَّ آبَاءَنَا الضَّرَّاءُ وَالسَّرَّاءُ فَأَخَذْنَاهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ
(سورۃ اعراف آیت ۹۵، ۹۶)

ترجمہ:- اور ہم نے کسی شہر کی طرف کوئی رسول نہیں بھیجا مگر یوں بھی ہوا کہ ہم نے اس میں بسنے والوں کو سختی اور مصیبت سے پکڑ لیا تا کہ وہ عاجزی و زاری کریں پھر ہم نے تکلیف کی جگہ سہولت کو بدل دیا یہاں تک کہ جب وہ ترقی کر گئے اور کہنے لگے کہ تکلیفیں اور سکھ تو ہمارے باپ دادوں پر بھی آیا کرتے تھے (اگر ہمیں آئے تو کوئی نئی بات نہیں) پس ہم نے ان کو اچانک عذاب سے پکڑ لیا اور وہ سمجھتے نہ تھے (کہ ایسا کیوں ہوا)

ہمارا یہ کہنا کہ یہ اعتراض قدیم سے کیا جا رہا ہے کوئی تسلی بخش جواب قرار نہیں دیا جا سکتا جب تک ہم ان تغیرات کو جو عذاب الٰہی کا نام پاتے ہیں دوسرے عام تغیرات سے ممتاز کر کے اس طرح پیش نہ کریں کہ ایک بیّن فرق نظر آنے لگے* اور یہ دونوں طبعاً ایک ہونے کے باوجود الگ الگ دائروں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسی وقت تک یہ مضمون مکمل نہیں ہو سکتا قبل ازیں فرعون کی ہلاکت کے ذکر میں ایک ایسا پہلو بیان کیا جا چکا ہے جو فرعون کی ہلاکت کے طبعی سامان کو اس سے ملتے جلتے دوسرے واقعات سے قطعی طور پر ممتاز کر کے دکھاتا یعنی قرآن کی پیشگوئی کے مطابق فرعون کی لاش کا انتہائی مشکل حالات میں محفوظ رکھا جانا اور سینکڑوں سال کے بعد دریافت ہو کر انسان کے لئے عبرت کا نشان بننا اس واقعہ کو عذاب الٰہی ثابت کرنے کا ایک ٹھوس ثبوت پیش کرتا ہے لیکن اس پر بات ختم نہیں ہو جاتی قرآن کریم ایسے نمایاں اور قاطع دلائل پیش کرتا ہے جن پر غور کرنے سے ایک منصف مزاج کی عقل بآسانی مطمئن ہو سکتی ہے۔

عذاب الٰہی کا نظام اگرچہ ایک پہلو سے عام طبعی قوانین سے تعلق رکھتا ہے مگر بعض دوسرے پہلوؤں سے ایسی الگ اور ممتاز حیثیت رکھتا ہے کہ دونوں میں نمایاں فرق ہو جاتا ہے اس حصہ مضمون پر ہم آئندہ روشنی ڈالیں گے انشاء اللہ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ یہ سوال بھی زیر بحث لائیں گے کہ جب کوئی قوم عذاب الٰہی میں مبتلا کی جائے یا کسی قوم پر عذاب الٰہی نازل ہونے کی خبر دی جائے تو مومنین کی جماعت پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور ان کا کیا ردعمل ہونا چاہیئے۔ مضمون کا یہ حصہ موجودہ زمانہ میں جماعت احمدیہ کی صحیح تربیت کے لحاظ سے بہت اہم ہے اور اس بارہ میں لاعلمی کے نتیجہ میں اس بات کا احتمال ہے کہ بعض احمدی ایسا ردعمل دکھائیں جو سنت انبیاء اور مومنین کی شان کے خلاف ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے آمین

(باقی آئندہ)

---

# ضروری اعلان برائے مجالس انصار اللہ بھارت

مجلس انصار اللہ بھارت کارگزاری کے لحاظ سے نیا سال یکم نومبر سے شروع ہوتا ہے زعماء کرام و ناظمین علاقہ سے درخواست ہے کہ وہ شروع سال سے اپنی کارگزاریوں کی طرف توجہ دیتے ہوئے مسابقت کی روح کے ساتھ مجلس کے کاموں کو بروئے کار لائیں۔ گزشتہ سال اگر کوئی کمی اور کوتاہی رہی ہے تو اس کی تلافی کی کوشش کریں۔

اپنی مجلس کا تجنید و تشخیص بجٹ فارم برائے سال ۱۹۹۵ء تیار کر کے جلد ارسال فرمائیں۔ نیز اپنی ماہانہ کارگزاری رپورٹ باقاعدگی سے ارسال کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

اگر کسی مجلس کے پاس فارم تجنید تشخیص بجٹ اور ماہانہ کارگزاری رپورٹ فارم نہیں ہیں وہ دفتر ہذا کو فوری لکھیں تا کہ مطلوبہ فارم بھجوائے جا سکیں

قائد عمومی مجلس انصار اللہ بھارت

---

# اعلان

صیغہ بدر سے کتاب نمبر ۴۷ کی رسید نمبر ۵۵ و نمبر ۷۷ میں کسی دوست نے لین دین کیا ہو تو دفتر سے رابطہ قائم کریں

جزاکم اللہ

منیجر بدر قادیان

## بقیہ صفحہ نمبر (۴)

یہ محض عیسائیوں کا عقیدہ ہے جو چور دروازے سے امت محمدیہ میں داخل کر دیا گیا تھا جس کو مسیح مہدی نے آکر خدا سے علم پا کر قرآن کریم، احادیث اور اجماع اور تاریخ کے مستند حوالوں سے غلط ثابت فرمایا اور آج سے ۹۱ سال قبل یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ۔

"یاد رکھو کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اُترتا نہیں دیکھے گا اور پھر اُن کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے کوئی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا اب تک آسمان سے نہ اُترا تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدے سے بیزار ہو جائیں گے۔

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵ مطبوعہ ۱۹۰۳ء)

چنانچہ دیکھ لیں حضرت بانی جماعت احمدیہ کے ہم عصر بھی رخصت ہوئے اور ان کی اولاد بھی اکثر فوت ہو چکی ہے اب اولاد کی اولاد جو بچی ہے اس کے لئے سوچنے کا موقع ہے کیا آپ بھی دلوں میں یہی حسرت لئے گزر جائیں گے یا دانشمندانہ جائزہ لے کر اس عقیدہ سے بیزار ہو جانے کا زمانہ آگیا ہے۔

مسلمان بھائیوں سے ہماری درخواست ہے کہ جماعت احمدیہ کے دلائل کو پڑھیں اور سنیں اور نام نہاد مجلس تحفظ ختم نبوت کے بہکاووں اور پروپیگنڈوں سے محفوظ رہیں۔

ہماری رائے میں مناسب تو یہ تھا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کی بجائے اس مجلس کا نام مجلس تحفظ حیات مسیح ناصری ہوتا تو اسم بامسمّٰی ہوتا۔

آخر پر یہ واضح کر دینا بھی ضروری ہے کہ جماعت احمدیہ سو سال سے ان کے بے بنیاد الزامات کے مدلل جواب دیتی چلی آرہی ہے حتّٰی کہ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ نے مخالفین و معاندین کو مباہلہ کی دعوت بھی دی تھی لیکن کسی مرد صادق کو جرأت نہ ہوئی کہ راستبازوں کی طرح مقابلہ پر آتا اور اگر کوئی مقابلہ پر آیا بھی تو دنیا نے دیکھ لیا کہ اس کا انجام کیا ہوا۔ اور جماعت احمدیہ کو اس کے مقابلہ پر کس قدر حیرت انگیز تائیدات الٰہیہ حاصل ہو رہی ہیں اور جماعت احمدیہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مسلمان بھائیوں کی صراط مستقیم کی طرف راہنمائی فرمائے آمین۔

※

## قادیان میں الیکٹرانک کوچنگ کلاس

قادیان میں ۵ جنوری تا ۲۰ جنوری ۱۹۹۵ء الیکٹرانک/ڈش انٹینا گھریلو الیکٹریکل (HOME APPLIANCES) کی کلاس لگ رہی ہے اس میں شرکت اور تفصیلی معلومات کے لئے اخبار بدر ۱۵ ستمبر و ۱۳ اکتوبر ملاحظہ فرمائیں۔

**ناظر امور عامہ قادیان**

نوٹ:- اگر کسی موصی کو فارم اصل آمد نہ ملا ہو تو دفتر ہذا سے رابطہ کریں بیرون ملک رہنے والے ہندوستان کے موصی بھی اپنی اصل آمد اور ادائیگی کی تفصیل سے جلد مطلع فرمائیں۔

**سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان**

## پاکستان میں دو اور احمدیوں پر سزائے موت کا مقدمہ

لندن — (ایم۔ٹی۔اے) ایبٹ آباد (پاکستان) کے دو احمدیوں ظفر احمد دھنوں اور رفیع احمد دھنوں کے خلاف زیر دفعہ 298c تعزیرات پاکستان سزائے موت کا مقدمہ درج کئے جانے کی اطلاع ملی ہے۔ مکرم رشید چوہدری صاحب نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر اپنی ایک رپورٹ میں بتایا کہ مذکورہ ہر دو احمدیوں پر الزام ہے کہ انہوں نے دو غیر احمدی نوجوانوں کو احمدیت کی تبلیغ کی ہے۔ تفصیلات میں بتایا گیا ہے کہ ظفر احمد اور رفیع احمد نے انہیں مطالعہ کیلئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب "ایک غلطی کا ازالہ" اور "تحفہ قیصریہ" دیں۔ چنانچہ تحریک "تحفظ ختم نبوت" یوتھ فورس ایبٹ آباد کے صدر وقار گل نے رفیع احمد اور ظفر احمد کے خلاف ۲۴ ستمبر کو ایبٹ آباد کے اسسٹنٹ کمشنر پولیس جو ایک خاتون ہیں کے پاس دفعہ ۲۹۸c کا مقدمہ درج کرایا (اس دفعہ کے تحت پاکستان میں احمدیت کی تبلیغ پر پابندی ہے) مکرم رشید چوہدری صاحب پریس سیکرٹری نے اپنے نشریہ میں مزید بتایا کہ بعد میں مذکورہ ہر دو احمدیوں کے خلاف دفعہ ۲۹۵c کے تحت بھی مقدمہ درج کیا گیا ہے جس کی سزا سزائے موت ہے۔

اللہ تعالیٰ ان احمدیوں کو اور پاکستان کے تمام احمدیوں کو "تحفظ ختم نبوت" کی شرارتوں سے محفوظ رکھے آمین۔

## قائدین علاقائی برائے سال ۹۵-۱۹۹۴ء

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سال ۹۵-۱۹۹۴ء کیلئے درج ذیل قائدین علاقائی کی محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے منظوری دی ہے متعلقہ صوبہ کی مجالس اپنے صوبائی قائد سے بھرپور تعاون فرمائیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

| | | | |
|---|---|---|---|
| (۱) | قائد علاقائی کشمیر | مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب نائیک | سرینگر |
| (۲) | ″ ″ جموں | ″ عبد المنان صاحب ماجر | چارکوٹ |
| (۳) | ″ ″ بنگال و آسام | ″ عبد الرؤف صاحب | کیرالا |
| (۴) | ″ ″ اڑیسہ | ″ لیاقت علی خان صاحب | کیرنگ |
| (۵) | ″ ″ کرناٹک | ″ عبد المنان صاحب سالک | یادگیر |
| (۶) | ″ ″ تامل ناڈو | ″ شیراز احمد صاحب | مدراس |
| (۷) | ″ ″ آندھرا پردیش | ″ محمد عظیم الدین صاحب | حیدرآباد |
| (۸) | ″ ″ کیرلہ | ″ پی ایم بشیر احمد صاحب | کالیکٹ |

## بقایادار موصی احباب توجہ فرمائیں!

قاعدہ نمبر ۶۸ و نمبر ۶۹ کی رو سے — "جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ بعد تک رقم وصیت (حصہ آمد) ادا نہ کرے یا فارم اصل آمد پُر نہ کرے اور نہ دفتر سے اپنی معذوری بتا کر مہلت حاصل کرے تو صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہو گا کہ بعد مناسب تنبیہ اس کی وصیت کو منسوخ کرے جس موصی کی وصیت انجمن کی طرف سے منسوخ کر دی جائے وہ جماعتی عہدیدار بھی نہ بن سکے گا۔"

عہدیداران جماعت و مبلغین حضرات سے ضروری گزارش ہے کہ اس اعلان کو اپنی جماعت کے تمام موصی احباب تک پہنچانے کا انتظام فرمائیں تا موصی حضرات میں سے کوئی موصی ایسا نہ رہے جو امسال اپنا فارم اصل آمد پُر نہ کرے اور اپنے حسابات سے آگاہ نہ ہو۔ ٭٭

## خلاصہ خطبہ جمعہ — بقیہ صفحہ اوّل

پہنچانا جو اس کو سن کر اس شخص سے اور دور ہٹ جائیں۔ اور غیبت کرنے والے کے قریب ہو جائیں۔ حضور نے فرمایا بعض دفعہ اس میں یہ ٹیڑھی نیّت بھی ہوتی ہے۔

حضور نے اس سلسلہ میں ایک وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جن کو اللہ تعالیٰ کوئی منصب عطا کرتا ہے اور معاشرے کی اصلاح اُن کے سپرد کی جاتی ہے بعض دفعہ وہ اپنے تبصرے کو بعض دوسرے لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں اور مقصد یہ نہیں ہوتا کہ نعوذ باللہ ان کے اور سننے والوں کے درمیان ایک نفرت کی خلیج پیدا کریں بلکہ مقصد ایک قسم کی نصیحت ہوتا ہے۔ جو کسی کی مثال کو سامنے رکھ کر کیا جاتا ہے۔ چونکہ اس میں نیّت صاف ہوتی ہے اس لئے اس کو اللہ کے حضور ہرگز غیبت شمار نہیں کیا جائے گا۔

غیبت کے موضوع پر مختلف احادیث پر نظر رکھ کر جو قطعی نتیجہ نکلتا ہے وہ یہی ہے کہ اس نیّت سے خواہ برائی کی تلاش کی جائے یا برائی اتفاقاً نظر کے سامنے آجائے اور پھر اس نیّت سے ان باتوں کو دوسروں کے سامنے بیان کیا جائے کہ جس کے متعلق بیان کیا جا رہا ہے اس پر بیان کرنے والے کو ایک قسم کی فوقیت مل جائے کہ دیکھو میں کتنا بلند ہوں۔ اور یہ آدمی کتنا ذلیل اور گھٹیا ہے۔ اور اس کے ساتھ اس بات کا خوف بھی دامنگیر ہو کہ یہ بات اس تک نہ پہنچ جائے۔ یہ خوف دامنگیر ہونا ظاہر کرتا ہے کہ وہ چھپ کر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ اور اسی کی مثال دیتے ہوئے قرآن مجید یہ فرماتا ہے کہ کیا تم میں سے کوئی شخص یہ بات پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے۔ دیکھو دیکھو تم تو یہ بات سنتے سنتے سخت کراہت کرنے لگے ہو حالانکہ عملاً تم نے زندگی میں یہی طریق اختیار کر رکھا ہے۔ تم اپنے مومن بھائی یا بہن کے خلاف بات کرتے ہو تو مُردے کا گوشت کھانے والی بات ہے لیکن کراہت کے ساتھ نہیں چسکے لے لے کر۔ تو مثال تو ایک ہی ہے لیکن ایک جگہ تم چسکے لیتے ہو اور ایک جگہ کراہت محسوس کرتے ہو۔ یہ تمہاری زندگی کا تضاد ہے جو درست نہیں ہے۔

حالانکہ دونوں کو ایک ہی پیمانے پر جانچنا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا اس مثال کے بعد پھر بھی انسان غیبت کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ روحانی لحاظ سے بعض باتوں کی کراہت کو جاننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ حضور نے فرمایا یہ محض گناہ کی بیماری نہیں یہ ایک گہرا رخنہ ہے مزاج میں اور ذوق میں۔ اور اس کی اصلاح نسبتاً زیادہ مشکل ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسے مواقع پر گناہ کی نحوست کا احساس ختم ہونے لگتا ہے۔ حضور نے فرمایا اس کے لئے ضروری ہے کہ غیبت کرنے والا شخص غیبت کرتے وقت کبھی اپنے متعلق بھی غور کرے کہ کبھی کوئی اس کی غیبت کر رہا ہو تو پھر اس کی کیا حالت ہوتی ہے۔

حضور نے اس سلسلہ میں مسلم کتاب البر کی ایک حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "تمہیں معلوم ہے کہ غیبت کیا ہے؟" صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا "اپنے بھائی کا اس کی پیٹھ کے پیچھے اس رنگ میں ذکر کرنا جسے وہ پسند نہیں کرتا۔ عرض کیا گیا اگر وہ بات جو کہی گئی ہو وہ سچ ہو اور میرے بھائی میں وہ موجود ہو تب بھی یہ غیبت ہوگی۔ آپؐ نے فرمایا" اگر وہ عیب اس میں پایا جاتا ہے جس کا پیٹھ پیچھے تم نے ذکر کیا ہے تو یہی تو غیبت ہے اور اگر وہ بات جو تم نے کہی ہے اس میں پائی ہی نہیں جاتی تو یہ بہتان ہے یہ تو اس سے بھی بڑا گناہ ہے"۔ تو دونوں صورتوں میں جواز کوئی نہیں رہتا۔ حضور نے فرمایا روحانی دنیا میں غیبت اگر مُردہ بھائی کا گوشت کھانا ہے تو بہتان اس کو قتل کر دینے کے مترادف ہے۔

حضور نے فرمایا غیبت کے معاملے کو اہمیت دیں۔ اور اس گہرائی کے ساتھ دیکھیں جس طرح میں نے آپ کے سامنے بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور یقین کریں کہ اگر ہم بحیثیت جماعت غیبت سے مبرّا ہو جائیں تو ہمارا نظام بھی محفوظ ہو جائے گا اور ہمارے معاشرتی تعلقات بھی محفوظ ہو جائیں گے۔ اور اس کے لئے ضروری ہے کہ آپس میں ۳ محبت کے تعلقات بڑھائے جائیں۔ ایسی صورت میں جب ہم کسی کے متعلق بات بھی کریں گے تو اصلاح کی نیّت سے۔ اور یہ بیان پھر بجائے کسی اور کے سامنے کرنے کے نہایت خاموشی سے اس کے سامنے ہوگا۔ اور وہ بھی محبت اور شکریہ کے جذبہ سے بات سنے گا۔ پس احمدی معاشرے میں غیبت سے لاتعلقی پیدا کریں۔ اور اس کو جہاد کی صورت میں لیں۔ غیبت کا قلع قمع اگر ہو جائے تو بہت عظیم جماعت بن جائے گی۔ کیونکہ ہم سب دنیا کے کردار کی حفاظت کے لئے کھڑے کئے گئے ہیں۔ اس کے لئے پہلے ہمیں اپنے کردار کی حفاظت کرنی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؛

## رحمتوں کو ہر طرف دیکھے جو آئے قادیاں

آسماں کی اِک حسین تصویر اب آئی نظر
روشنی ہی روشنی ہے بر فضائے قادیاں

پہرہ دیتے ہیں ملائک اس مقامِ پاک کا
نور سے روشن ہوئے، صبح و مسائے قادیاں

تھی ازل سے ہی مقدّر اس کی عظمت اس کی شان
تخت گاہِ مہدیٔ موعود، پائے قادیاں

مُصلحِ موعودؓ نے اس کو لگائے چار چاند
ساری دنیا میں ہے لہراتا لوائے قادیاں

تھے مسیحِ پاک کے اصحاب میں والد مرے
قادیاں ان کا وطن تھا، وہ گدائے قادیاں

ایک لمحہ کی بھی فرقت اس جگہ سے شاق تھی
تھی بہارِ زندگی اُن کی ہوائے قادیاں

یا الٰہی بخش دے تو میری مشتِ خاک کو
بندہ تیرا، اور ہوں ابنِ گدائے قادیاں

(شیخ لطف الرحمٰن مرحوم آف لندن)

## کھلا خط۔ بقیہ صفحہ (۱۲)

— خدا سے مت لڑو۔ تمہارا یہ کام نہیں کہ مجھے تباہ کر دو"۔
(اربعین ۳ ص۱۶-۱۷)

دنیا نے دیکھ لیا کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے سب مخالفین کو اللہ تعالیٰ نے ناکامی و نامرادی کا منہ دکھایا۔ جو بھی جماعت احمدیہ کو ختم کرنے کے لئے کھڑا ہوا اللہ تعالیٰ نے اس کو ذلیل و رسوا کر کے رکھ دیا۔

پس آپ بھی قسمت آزمالیں پھر دیکھیں کہ جماعتِ احمدیہ ختم ہوتی ہے یا آپ اور آپ کے ہمنوا۔

> یہ اگر انساں کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں
> ایسے کاذب کیلئے کافی تھا وہ پروردگار
> (کلام مسیح موعودؑ)


باٹی پولیمرز
کلکتہ-۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز:-
43-4028-5137-5266
YUBA
QUALITY FOOT WEAR

خوشخبری
دیپک جیولری اینڈ کاسمیٹکس
DEEPAK JEWELLERS
آپکو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ قادیان شہر میں آرٹیفیشل جیولری اینڈ کاسمیٹکس
Deepak Jewellers کے نام سے آزاد مارکیٹ نزد کوہ نیتا ٹیلرز
(احمد عامل بلڈنگ) میں دکان کھلی ہے۔
احمدی بھائیوں کے لئے خاص رعایت۔

## روزنامہ "پاسبان" بنگلور کے اسوسیٹ ایڈیٹر صالح منیر کے نام

# محمد کلیم خان مبلغ بنگلور کا کھلا خط

مکرم صالح منیر صاحب!

سلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

تحریر ہے کہ مورخہ ۳ اکتوبر ۹۴ء کے روزنامہ پاسبان کی اشاعت میں آپ کا مضمون بعنوان "یہودیوں۔ نصرانیوں۔ ہندوستانی نازیوں اور قادیانیوں کا گٹھ جوڑ" نظر سے گزرا۔ مضمون پڑھ کر بہت دکھ ہوا کہ ایک ایسا شخص جس کا تعلق اخبارات سے ہو اور اپنے آپ کو اسوسیٹ ایڈیٹر کہتا ہو اس کے قلم سے ایسے غلط الفاظ نکل سکتے ہوں۔ آپ کو بدگمانی سے کام نہیں لینا چاہئیے۔ کیونکہ بدگمانی گناہ ہوا کرتی ہے۔ ع

بدگمانی نے تمہیں مجنون و اندھا کر دیا

محترم! ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت ہوتی ہے۔ اگر ہم نے یہودیوں نصرانیوں سے مدد لی ہو تو ہم پر خدا کی لعنت ہو۔ ورنہ آپ پر خدا کی لعنت پڑے۔ یہودیوں، نصرانیوں سے جماعت احمدیہ کا کبھی گٹھ جوڑ تھا اور نہ ہے۔ البتہ آپ کے اکابر علماء اور بڑے بڑے اداروں کا عیسائیوں سے گٹھ جوڑ تھا اور ہے۔ انہوں نے عیسائیوں سے خوب دل کھول کر امداد حاصل کی اور اپنے مدارس کی انہی لوگوں (عیسائیوں) سے بنیادیں رکھوائیں۔ بس امداد تو حاصل کریں آپ کے اکابرین اور الزام ہم پر لگاتے ہیں۔ اخبار طوفان ۷ نومبر ۱۹۶۲ء کی اشاعت میں لکھا ہے:-

"انگریزوں نے بڑی ہوشیاری اور چالاکی کے ساتھ تحریک نجدیت کا پودا ہندوستان میں بھی کاشت کیا اور پھر اسے اپنے ہاتھ سے ہی پروان چڑھایا۔"

جناب من! اب تو واضح ہو گیا ہوگا کہ انگریزوں نے کس کی امداد کی۔ اور کون ان کی امداد حاصل کرنے کے خواہشمند تھے۔ اگر اب بھی شک ہے تو ایک حوالہ اور پیش ہے:-

"۲۸ نومبر ۱۹۰۸ء کو دار العلوم ندوۃ العلماء کا سنگ بنیاد ہز آنر لیفٹیننٹ گورنر بہادر ممالک متحدہ مرجان سکاٹ ہیوس۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی نے رکھا۔"

(بحوالہ الندوہ دسمبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

پھر لکھا کہ:-

"بہر حال یہ مشہور مذہبی درس گاہ ایک انگریز کی مرہون منت ہے۔"

(بحوالہ الندوہ دسمبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

یہ ہے جسے انگریزی میں کہتے ہیں "Cat is out of the bag." اب تو واضح ہو گیا ہوگا کہ نصرانیوں سے کس نے مدد حاصل کی؟ جماعت احمدیہ نے تو ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں لی۔ آپ کے اکابرین نے تو خوب دل کھول کر امداد حاصل کی ہے۔ اسی وجہ سے یہ فتویٰ دیا کہ انگریزوں سے تلوار کا جہاد کرنا منع ہے چنانچہ ذیل میں چند حوالہ جات درج کئے جاتے ہیں جن سے معلوم ہو جائے گا کہ آپ کے اکابرین کس قدر انگریزوں کے مداح تھے۔ چنانچہ علامہ اقبال نے ملکہ وکٹوریہ کی وفات پر ایک مرثیہ لکھا۔ فرماتے ہیں ؎

میت اٹھی ہے شاہ کی تعظیم کے لئے
اقبال اڑ کے خاک سر راہ گزار ہو
صورت وہی ہے نام میں رکھا ہوا ہے کیا
دیتے ہیں نام ماہ محرم کا ہم تجھے

یعنی ملکہ وکٹوریہ کی وفات کا ذکر کرتے ہیں کہ ماہ محرم کے واقعہ سے مختلف نہیں۔ مزید لکھتے ہیں ؎

کہتے ہیں آج عید ہوئی ہے ہوا کرے
اس عید سے تو موت ہی آئے خدا کرے

یہ ہیں آپ کے مجاہدین ملت۔ پہلے ان پر کفر کا فتویٰ جاری کیجئے۔ پھر لکھتے ہیں ؎

اے ہند تیرے سر سے اٹھا سایہ خدا
اک غم گسار تیرے مکینوں کی تھی گئی

(باقیات اقبال مرتبہ سید عبد الواحد معینی)

یعنی ملکہ وکٹوریہ کا سایہ خدا کا سایہ تھا۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

شمس العلماء مولانا نذیر احمد دہلوی فرماتے ہیں:-

"سارے ہندوستان کی عافیت اسی میں ہے کہ کوئی اجنبی حاکم اس پر مسلط رہے جو نہ ہندو ہو نہ مسلمان ہو کوئی سلاطین یورپ میں سے ہو۔ مگر خدا کی بے انتہا مہربانی اس کی مقتضی ہوئی کہ انگریز بادشاہ ہوئے۔"

(مجموعہ لیکچرز مولانا نذیر احمد دہلوی صفحہ ۵ مطبوعہ ۱۸۹۰ء)

مولانا ظفر علی خان صاحب فرماتے ہیں:-

"اپنے بادشاہ عالم پناہ کی پیشانی کے ایک قطرے کی بجائے اپنے جسم کا خون بہانے کے لئے تیار ہیں اور یہی حالت ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی ہے۔"

(اخبار زمیندار لاہور ۲۳ نومبر ۱۹۱۱ء)

پس عیسائیوں سے تو آپ کے علماء کا گٹھ جوڑ تھا اور ہے اور اپنے عیوب چھپانے کی خاطر جماعت احمدیہ کو کیوں بدنام کرتے ہیں؟ ۱۹۶۲ء میں جماعت احمدیہ کے خلاف جب تحریک اٹھی تو اس وقت دلی سے چھپنے والے ایک ہفت روزہ نے اس گٹھ جوڑ کا انکشاف کیا۔ لکھتا ہے:-

"یہ عجیب بات ہے کہ جماعت احمدیہ یورپ یا افریقہ میں جب کوئی تبلیغ کا اہم کام سرانجام دے رہی ہوتی ہے تو پاکستان میں عیسائی دنیا خود مسلمانوں کے ہاتھوں جماعت احمدیہ کے خلاف کوئی ہنگامہ کروا دیتی ہے۔"

(بحوالہ روزنامہ جدید اردو رپورٹر بمبئی ۲۰ دسمبر ۱۹۸۴ء شمارہ ۲۲ جلد ۵)

محترم! وہ کون تھا جس نے عیسائیت کو للکارا؟ وہ کون تھا جس نے عیسائیت کی جھوٹی خدائی کو پاش پاش کر دیا؟ آپ ہی کے مولوی نور محمد صاحب نقشبندی چشتی جنہوں نے مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کے ترجمہ قرآن کریم کا ایک طویل دیباچہ لکھا ہے۔ دیباچہ کے صفحہ ۳۰ پر رقم طراز ہیں:-

"اس زمانہ میں پادری لیفرائے پادریوں کی ایک بڑی جماعت لیکر اور حلف اٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنا لوں گا۔ ولایت کے انگریزوں سے روپیہ کی بہت بڑی مدد اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لیکر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا تلاطم برپا کیا۔ حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لئے اس کے خیال میں کارگر ہوا۔ تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے۔ اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰؑ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح فوت ہو کر دفن ہو چکے ہیں۔ اور جس عیسیٰؑ کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں۔ پس اگر تم سعادت مند ہو تو مجھ کو قبول کر لو۔ اس ترکیب سے اس نے لیفرائے کو اس قدر تنگ کیا کہ اس کو پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا۔ اور اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دے دی۔"

(بحوالہ دیباچہ صفحہ ۳۰ اصح المطابع دہلی)

جناب من! عیسائیت کے خلاف جو سب سے پہلے آواز اٹھی وہ قادیان سے اٹھی۔ اور احمدیت کے ذریعہ عیسائیت کو شکست ہوئی۔

محترم! آپ نے اپنے مضمون میں لکھا کہ "مسلمانوں کا اولین فریضہ یہ ہوتا ہے کہ وہ قادیانی فتنہ کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔"

(بحوالہ روزنامہ پاسبان مورخہ ۳/۱۰)

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام امام مہدی و مسیح موعود فرماتے ہیں:-

"یہ ان لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھوں سے لگایا ہے۔ جو شخص مجھے کاٹنا چاہتا ہے اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ قارون اور یہودا اسکریوطی اور ابو جہل کے نصیب سے وہ کچھ حصہ لینا چاہتا ہے۔ اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو آخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا اور نہیں رکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کر لے۔ پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے منہ اور ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

# साप्ताहिक 'बद्र'

## क़ादियान [पंजाब]

सम्पादक :
मुनीर अहमद ख़ादिम
उप सम्पादक :
मुहम्मद नसीम ख़ान
क़ुरैशी मुहम्मद फज़लुल्लाह

हिन्दी भाग | वर्ष 1 | 17 नवम्बर, 1994 | अंक 11


पवित्र क़ुर्आन

## "क़ुर्आन में हर एक ज़रूरी बात का वर्णन है"

"तू उन्हें कह दे कि यदि मनुष्य तथा जिन्न इस क़ुर्आन जैसी कोई दूसरी किताब लाने के लिए इकट्ठा हो जाएं चाहे वह आपस में एक-दूसरे के सहायक ही बन जाएं तो भी वे इस जैसी किताब नहीं ला सकेंगे। और निस्सन्देह हमने इस क़ुर्आन में हर एक ज़रूरी बात को विभिन्न रूप में वर्णन किया है, फिर भी बहुत से लोगों ने इन्कार की राह अपनाने के सिवा सब बातों का इन्कार कर दिया है।

(बनी इसराईल : 89-90)

हदीस शरीफ़

## "उसको क्षमा कर दे जो तुझे गालियां देता है"

फ़र्मान हज़रत मुहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहि वसल्लम

"सबसे बड़ी विशेषता यह है कि तू उस व्यक्ति से मेल जोल रखे तथा अपनी नातेदारी क़ायम रखे जो तुझ से अपने सम्बन्ध को तोड़ता है तथा तू उससे अच्छा व्यवहार करे जो तुझे हानि पहुंचाता है और उस को क्षमा कर दे जो तुझे गालियां देता है।

(मुस्नद अहमद)

## "गुनाह एक विष है"

हज़रत मिर्ज़ा ग़ुलाम अहमद साहिब मसीह मौऊद अलैहिस्सलाम का पवित्र कथन :

"गुनाह वास्तव में एक ऐसा विष है जो उस समय पैदा होता है कि जब मनुष्य ख़ुदा तआला की आज्ञाओं का पालन और प्रभु-प्रेम की पीडा तथा सच्चे प्रेमियों की तरह प्रभु के स्मरण से वंचित और रिक्त हस्त हो, एवं जिस प्रकार एक वृक्ष पृथ्वी से उखड़ जाए और पानी चूसने के योग्य न रहे तो वह शनै शनै सूखने लगता है तथा उसकी समस्त हरियाली नष्ट हो जाती है। यही हाल उस मनुष्य का है जिसका हृदय प्रभु-प्रेम से उखड़ा हुआ होता है और शुष्कता के समान पाप उस पर अपना अधिकार जमा लेता है।"

(रुहानी ख़ज़ायन भाग-12 पृष्ठ : 338-339)

★रहे हैं। हज़रत मिर्ज़ा ताहिर अहमद साहिब इमाम जमाअत अहमदिय्या का ख़ुतबा जुमअ तथा मुलाक़ात प्रोग्राम लन्दन सेन्टर से ही प्रसारित होंगे। 14 अक्तूबर 1994 (वाशिंगटन मस्जिद के उद्घाटन दिवस से यह नयी शाखा प्रोग्राम प्रसारित करने लगी है। अब लन्दन सेन्टर से इन्डोनेशिया, आस्ट्रेलिया न्यूज़ीलैंड, फिजी इत्यादि देशों के लिए भी इस्लामी प्रोग्राम प्रसारित किए जा रहे हैं।

याद रहे कि मुस्लिम टैलीविज़न अहमदिय्या के द्वारा सिर्फ़ और सिर्फ़ इस्लामी प्रोग्राम ही दिखाए जाते हैं। जो कि क़ुर्आन शरीफ़, हदीस शरीफ़ और मसीह मौऊद अलैहिस्सलाम की शिक्षाओं पर आधारित होता है।

## वाशिंगटन में सवा करोड़ रुपए से अधिक लागत में बनी आलीशान अहमदिय्या मस्जिद 'बैतुर्रहमान' का उद्घाटन !

वाशिंगटन (अमेरिका) (एम.टी.ए.) 14 अक्तूबर हज़रत मिर्ज़ा ताहिर अहमद साहिब इमाम जमाअत अहमदिय्या के कर कमलों द्वारा आज वाशिंगटन में एक बहुत बड़ी ख़ूबसूरत मस्जिद का उद्घाटन हुआ। हुज़ूर ने इस मस्जिद में ख़ुतबा जुमअ व नमाज़ पढ़ा कर इसका उद्घाटन फ़र्माया।

इस उद्घाटन समारोह में अमेरिका कैनेडा के लोगों के अतिरिक्त अफ्रीका व एशिया के अनेक प्रतिनिधि शामिल हुए। उद्घाटन का प्रोग्राम क़ुर्आन शरीफ़ की तिलावत और उसके अनुवाद से प्रारम्भ हुआ। समारोह में अमेरिका और कैनेडा के महान् व्यक्तियों तथा कैनेडा के सांसद ने भाषण दिया। और कैनेडा के प्रधानमन्त्री की ओर से जमाअत अहमदिय्या को इस मस्जिद के बनाए जाने पर मुबारकबाद दी। इस अवसर पर वक्ताओं ने पाकिस्तान में जमाअत अहमदिय्या पर किए जाने वाले अत्याचार की कड़ी निन्दा की। जमाअत अहमदिय्या अमेरिका के नेशनल प्रेज़ीडेन्ट जनाब मिर्ज़ा मुज़फ्फ़र अहमद साहिब ने भी अपने विचार प्रकट किए।

अन्त में जमाअत अहमदिय्या के इमाम हज़रत मिर्ज़ा ताहिर अहमद साहिब का भाषण हुआ। आपने फ़र्माया अभी कुछ दिनों पहले पाकिस्तान की राजधानी इस्लामाबाद में जमाअत अहमदिय्या की मस्जिद को दिन दहाड़े पाकिस्तान की सरकार के इशारे पर तथा वहां के मुल्लाओं के नेतृत्व में शहीद कर (गिरा) दिया गया है लेकिन अल्लाह ने हमें उनके बदले यह बहुत बड़ी और ख़ूबसूरत मस्जिद वाशिंगटन में दे दी जिसका आज उद्घाटन हो रहा है।

आप ने फ़र्माया यह मस्जिद हर समय ईश्वर की उपासना के लिए प्रत्येक व्यक्ति के लिए खुली है चाहे वह जिस धर्म और जाति का हो। आप ने फ़र्माया यह मस्जिद इन्सानों के दिलों को जोड़ने तथा इस्लामी प्रेम के संदेश को दुनिया में फैलाने का कार्य करेगी। नमाज़ जुमअ और उद्घाटन के समय हर तरफ़ प्रसन्नता एवं मुस्कान का दृश्य था। वाशिंगटन में जमाअत अहमदिय्या का सेन्टर (मिशन) लगभग ग्यारह एकड़ भूमि पर स्थापित है। यह जगह 1986 ई० में चार डालर में ख़रीदी गयी थी और अब लगभग चार मिलियन डालर (एक करोड़ तीस लाख रुपए) में यह शानदार मस्जिद बनाई गई है। यह सारा पैसा चन्दे के रूप में अमेरिका के अहमदी मुसलमानों ने दिया है सिर्फ़ इसका 1/10 भाग चन्दा दूसरे देशों के अहमदियों ने दिया है।

## उत्तरी अमेरिका के देशों के लिए मुस्लिम टैलीविज़न अहमदिय्या की एक शाखा वाशिंगटन में भी स्थापित।

वाशिंगटन (एम.टी.ए.) अहमदिय्या मुस्लिम जमाअत कैनेडा व अमेरिका के सहयोग से मुस्लिम टैलीविज़न अहमदिय्या लन्दन की एक दूसरी शाखा वाशिंगटन में उत्तरी अमेरिका के देशों के लिए जारी हो गयी है। इस स्टेशन से कैनेडा, USA और उत्तरी मैक्सिको लाभ उठाएंगे। अभी सेटेलाईट से जो कि गैलेक्सी 4 के नाम से जाना जाता है, प्रारम्भ में प्रतिदिन तीन घंटे के प्रोग्राम दिखाए जा★

## वर्ष 1993-94 में अहमदिय्यत की उन्नति ।

### 8 नये देशों समेत अहमदिय्यत विश्व के 142 देशों में स्थापित हो गई ।

### 682 मस्जिदों और 551 नयी जमाअतों की स्थापना ।

### 26000 से अधिक यूरोपियन समेत इस वर्ष विश्व भर में 4 लाख 18 हज़ार दो सौ लोग जमाअत अहमदिय्या में शामिल !

जमाअत अहमदिय्या के चौथे इमाम हज़रत मिर्ज़ा ताहिर अहमद साहिब ने U.K के वार्षिक अधिवेशन के द्वतीय दिवस 30-7-1994 के अपने अभिभाषण में फ़र्माया कि इस वर्ष अहमदियत सात अन्य नये देशों में स्थापित हो चुकी है. इस प्रकार अल्लाह की अपार दया के फलस्वरुप पिछले वर्ष की संख्यां 135 से बढ़ कर इस साल जमाअत अहमदिय्या 142 देशों में स्थापित हो चुकी है। हुज़ूर ने 12 अगस्त के ख़ुतवा जुमअ में वताया कि इस संख्यां में एक देश की वढ़त हुई है और वह देश St. Lucia है, जमाअत अहमदिय्या ट्रेमीड़ाड के प्रयत्नों से वहां अहमदिय्यत फैली। इस प्रकार देशों की संख्यां 143 हो गई है ।

## "जलसा सालाना क़ादियान"

हज़रत इमाम जमाअत अहमदिय्या ने इस वर्ष जलसा सालाना (वार्षिक सम्मेलन) क़ादियान के लिए दिनांक 26-27-28 दिसम्वर 1994 ई० की मंज़ूरी फ़र्मायी है। जमाअत अहमदिय्या के सभी सज्जनों से निवेदन है कि इस रुहानी जलसे में अधिक से अधिक संख्यां में शामिल हों तथा अपने साथ अपने उन भाईयों को भी लाने की कोशिश करें जो अभी तक जमाअत अहमदिय्या में शामिल नहीं हुए। इसी प्रकार हम उन भाईयों को भी इस जलसे पर आने के लिए निमंत्रण देते हैं जो अहमदिय्यत अर्थात वास्तविक इस्लाम के वारे में जानने और समझने की चेष्ठा रखते हैं । सभी मेहमानों के लिए खाने और रहने की व्यवस्था जमाअत की ओर से होगी परन्तु मौसम के अनुसार मेहमान गर्म कपड़े व कम्बल इत्यादि लाना न भूलें ।

—नाज़िर दावत-व-तबलीग़ क़ादियान

## आपके पत्र हमारे लिए प्रोत्साहन

जनाव मुहम्मद मुस्तक़ीम इटारसी से लिखते हैं :

माननीय सम्पादक जी,

8 सितम्वर के वद्र साप्ताहिक के उर्दू अंक के साथ सलग्न दो पृष्ठीय हिन्दी संस्करण के प्रथम अंक के साथ वद्र के हिन्दी प्रकाशन का प्रारम्भ आपका सराहनीय प्रयास है ।

अंतर्राष्ट्रीय अहमदिय्या संस्था के उद्भव से आज तक हिन्दी में संस्था के सहित्य का अभाव बना हुआ है, परिणामस्वरुप संस्था आज तक एक विशाल जनसंख्या को अपनी स्थापना का उद्देश्य नहीं वता सकी। प्रायः उत्तरी भारत की संस्था से अनभिज्ञता का कारण भी यही है । ये दो पृष्ठ इस कमी को पूरा करने का प्रयास करेंगे । 'मिशकात' द्विमासिक उर्दू पत्रिका ने भी कुछ समय पूर्व ऐसा ही प्रयास किया था। खुदा से प्रार्थना है कि आपका यह प्रयास चिर-स्थाई हो। तथा यह दो पृष्ठीय संस्करण अति शीघ्र पूर्ण हिन्दी साप्ताहिक में वदल जाए।

विनम् सुझाव यह है कि कम-से-कम चार पृष्ठ इन प्रारंभिक संस्करणों हेतु सुरक्षित रखें। ताकि, उसमें विशाल हिन्दी आवादी के लिए सम्पादकीय टिप्पणी, पवित्र क़ुर्आन हदीस, संस्थापक अहमदिय्या जमाअत तथा संस्था के वर्तमान व पूर्व ख़लीफ़ाओं के प्रवचन, संक्षिप्त लेख, सम्पादक के नाम पत्र, तथा प्रमुख समाचारों सहित्य संस्था द्वारा प्रस्तुत इस्लाम धर्म की आदर्श अवधारण प्रस्तुत की जा सके। इस प्रयास के लिए पनः धन्यवाद।

## सेक्रेटरी साहबान वक़्फ़-ए-नौ की मंज़ूरी !

सेक्रेटरी साहबान वक्फ नौ की सूची निम्न में दी जा रही है, समस्त वक़्फ़-ए-नौ वच्चों के माता पिता अपनीज माअत के सेक्रेटरी वक़्फ़-ए नौ के साथ सहयोग करें तथा सेक्रेटरी साहबान अपनी रिपोर्ट नेशनल सेक्रेटरी वक्फ-ए-नौ भारत, कादियां को भेजवाएं।

| | | |
|---|---|---|
| 1) | कादियान | जनाव मुहम्मद नसीम ख़ान |
| 2) | भदरक | जनाव वसीम अहमद ख़ुर्शीद |
| 3) | मद्रास | जनाव के० सलीम अहमद |
| 4) | कलकत्ता | जनाव मुवश्शिर अहमद ख़ान |
| 5) | श्रीनगर | जनाव मुवारक अहमद भद्रवाही |
| 6) | कालीकट | जनाव एम० ए० सलीम |
| 7) | सिकन्द्रावाद | ,, सुलतान मुहम्मद आलहदीन |
| 8) | कानपुर | जनाव एम० ए० ख़ान |
| 9) | ख़ानपुर मिलकी | जनाव सैयद हारुन रशीद |
| 10) | मूसावनी माइन्स | जनाव शैख बशारत अहमद |
| 11) | करडापल्ली | जनाव मसीह मुहम्मद |

(वकीलुल आला तहरीक-ए-जदीदी, क़ादियान)


For Dollo Supreme

★★

CTC TEA

★

In 100 & 200 Gms. Pouche

Contact : Tass & Company

P-48 Princep Street, CALCUTTA-700072

Phone : 263287, 279302

लैदर बैल्ट, बैग, जैकेट व बैल्ट

आदि के उत्तम निर्माता

मै: निशा लैदर

19 ए, जवाहरलाल नेहरु रोड़ कलकत्ता-700081



प्रिन्टर व पब्लिशर मुनीर अहमद हाफ़िज़ावादी